Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 22

شرح چندہ

سالانہ 300 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک

10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13 جمادی الاوّل 1428 ہجری 31 ہجرت 1386 ہش 31 مئی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 26 مئی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُر نُور نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے متعلق قرآن و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَ یُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوْااللّٰہَ وَاَطِیْعُوْاالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُوْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۔ (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ ”: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔“

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔
(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ)

☆ ......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین)

☆ ......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ۲۔ ص ۲۴۶۔ ۲۴۸۔ زیر سورۃ النساء آیت: ۶۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک صدی پہلے کا ایک مباہلہ
اور
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح

(قسط:5 آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ’’ آخری فیصلہ‘‘ کے جواب میں لکھا تھا کہ: ’’کوئی ایسا نشان دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔‘‘ ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس مطالبے کے بعد ثناء اللہ امرتسری کی تمام تر زندگی جلن کا عذاب بن کر رہ گئی تھی اس کے ہم طبقہ، ہم فرقہ لوگوں نے ہی اس پر کفر کے فتوے لگائے۔ باوجود اُس کے منّت سماجت کرنے اور معافیاں مانگنے کے پھر بھی انہوں نے مولوی ثناء اللہ کو نہیں بخشا۔ کافر، زِندِیق اور مُلْحِد اور وہ سب کچھ کہا جو اُس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو کہا تھا۔ تقسیم ملک کے ہنگامے میں اس کا جوان بیٹا ہلاک ہوا۔ تمام گھر مکان یہاں تک کہ اس کا عزیز ترین کتب خانہ اس کی آنکھوں کے آگے جلا کر راکھ کر دیا گیا اور اسی صدمے سے بالآخر ثناء اللہ امرتسری سخت ترین فالج کی گرفت میں آیا یہاں تک کہ قوتِ بصارت وسماعت اور سوچنے سمجھنے کی طاقت، سب مسلوب ہوگئی اور ایک ماہ سے زائد چارپائی پر تڑپ تڑپ کر اُس نے جان دے دی۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ ثناء اللہ امرتسری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کے بعد گاؤں گاؤں، قریہ قریہ جاکر آپ کے نشانات کو جھٹلانے کی ہر ممکن کوشش کرتا اور ایڑی چوٹی کا زور لگاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ پٹی پنجاب میں حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بُخارا کی مُلاقات احمد بیگ کے داماد مرزا سلطان احمد صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ثناء اللہ امرتسری ہمارے پاس آیا تھا اور اس بات کی تحریر مانگ رہا تھا کہ ہم اُسکو لکھ کر دیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم سے متعلق پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ چنانچہ مولوی ظہور حسین صاحب نے درج ذیل بیان حلفاً لکھ کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ المَسِیْحِ المَوْعُوْدِ

حلفیہ شہادت

’’پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے کافی عرصہ پہلے غالباً ۳۴،۱۹۳۳ء میں مجھ کو پٹّی میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں مرزا سلطان محمد صاحب، داماد مرزا احمد بیگ صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے دورانِ گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری میرے پاس پٹّی آئے۔ مَیں نے آتے ہی اُن کے لئے پانی وغیرہ پلانے کا انتظام کرنا شروع کیا جس پر انہوں نے کہا کہ مَیں سب سے پہلے اپنا ایک مقصد آپ سے پورا کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد مَیں پانی وغیرہ پیوں گا اور وہ یہ کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب کے خلاف ایک تحریر مجھ کو دے دیں اور وہ یہ کہ ان کی پیشگوئی درباره محمدی بیگم غلط ثابت ہوئی ہے۔ مرزا سلطان محمد صاحب کہنے لگے کہ مَیں نے ان کو کہا کہ آپ ابھی تو آئے ہیں یہ مہمان نوازی کے آداب میں ہے کہ آنے والے کو پہلے اچھی طرح بٹھا کر اور پانی وغیرہ پلا کر پھر کسی اور طرف متوجہ ہوں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب یہی رَٹ لگاتے رہے جس پر مَیں نے ایسی تحریر دینے سے صاف طور پر انکار کر دیا اور وہ بے نَیلِ مَرام واپس چلے گئے۔

یہ واقعہ سُنا کر انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق میری عقیدت ہی تھی جس کی وجہ سے مَیں نے اُن کی ایک نہ مانی۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا کہ عیسائی اور آریہ قوم کے بڑے بڑے لیڈروں نے بھی مجھ سے اِس قسم کی تحریر لینے کی خواہش کی مگر مَیں نے کسی کی نہ مانی اور صاف ایسی تحریر دینے سے ان کو انکار کرتا رہا۔ بلکہ جہاں تک مجھ کو یاد پڑتا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو عقیدت مُجھ کو اُن سے ہے وہ آپ میں سے کئی احمدیوں کو بھی نہیں ہے۔‘‘

خاکسار

ظہور حسین سابق مبلغ روس

۲۰-۰۴-۵۹

ربوہ

گواہ شد:- سید عبدالحیی بقلم خود

گواہ شد:- محمود احمد مختار (شاہد)

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مورخہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۷ء کو چند دن علیل رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس صدمے کے موقعہ پر تمام ممالک اور ہندوستان سے احباب اور مستورات نے فون، خطوط اور تعزیتی ریزولیوشنز کے ذریعہ خاکسار اور بچوں سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کر رہے ہیں۔ میرے لئے ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ میں ان تمام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ محترم مرحوم کے لئے بہت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار اور بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے اور انجام بخیر ہو۔ آمین (امۃ القدوس بیگم محترم مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم)

(ماخوذ از پیشگوئی درباره مرزا احمد بیگ اور اس کے متعلقات کی وضاحت صفحہ 187 تا 189)

قرآن مجید میں ایسے مُعانِدِین کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِی اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ الجَحِیْمِ (الحج:52)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانوں کو عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بہت بھاگ دَوڑ کی یہی دوزخ والے ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے بعد ثناء اللہ امرتسری کی باقی زندگی اس قدر جلن کے عذاب والی تھی کہ بالآخر اس پر زِنَا کا الزام تک لگا۔ اور یہ الزام بھی غیروں نے نہیں خود اس کے مُریدوں نے لگائے۔ چنانچہ ان دنوں ایک اشتہار محمد شاہ نامی شخص کی طرف سے بعنوان ’’غضبِ حق بَر جاہلِ مُطْلَق‘‘ شائع ہوا اس میں لکھا:

(1) ’’کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایک شخص تبہ منڈا حاصل کرنے کے لئے سفر پر چلا گیا۔ اس کے بعد پِسُّو کاٹنے سے اُس کی زوجہ نے ایک بچہ جَنا اور وہ مولود مسعُود سِنِ شعور حاصل کرنے کے بعد علم وفضل سے مُزَیَّن ہو گیا تو ایسا شخص مُقْتَدَائے قوم یا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔‘‘

(2) ’’چند ایسے شخص جو بچپن میں ناجائز اُمور کے مُرتکب ہوئے ہوں اور اُن کے اُستاد یا دوسرے دوست اُن سے ناجائز افعال کے مُرتکب ہو چکے ہوں کیا ایسے اشخاص یا منجملہ اُن کے کوئی شخص اَدائے نُصرتِ اسلام میں صادق ہو سکتے ہیں یا نہیں۔‘‘

(3) ’’اگر کسی شخص کا نام زناع اللہ ہے، وہ عالم فاضل بھی ہو گیا ہے تو کیا یہ نام شرعًا جائز ہے یا نہیں۔‘‘ (اشتہار محمد شاہ صفحہ 4 بحوالہ آئینہ حق نُما صفحہ 13,14)

یہ وہ عبرتناک زندگی ہے جو ثناء اللہ امرتسری نے دیکھی اور اس طرح اس کی یہ خواہش خدا نے پوری کر دی کہ:-

’’کوئی ایسا نشان دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے۔‘‘

بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی ثناء اللہ امرتسری نے جہاں اپنی عبرتناک زندگی مشاہدہ کی وہیں ان چالیس سالوں میں جماعت احمدیہ کی ترقیات وفتوحات کا بھی وہ گواہ ٹھہرا۔ جس وقت ثناء اللہ نے مخالفت شروع کی تھی جماعت نہایت کمزوری کی حالت میں تھی لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی ہے جماعت کی تعداد چار لاکھ کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اور پھر شروع ہوا خلافت احمدیہ کا تابناک دَور، پھر اس دَور میں الٰہی دعووں کے مطابق جماعت نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔ ثناء اللہ امرتسری کی وفات تک جماعت پنجاب اور ہندوستان سے نکل کر دنیا کے دو درجن سے زائد ممالک میں پھیل گئی تھی۔ اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے ایک سو اسّی سے زائد ممالک میں موجود ہے۔ ثناء اللہ امرتسری نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو امرتسر کی مساجد سے نکالنے کی مہم چلائی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے 1948ء تک جماعت کو سینکڑوں مساجد مشن ہاؤسز درجنوں مبلغین و معلمین عطا کر دیئے تھے۔ کیا افریقہ، کیا امریکہ، کیا یورپ اور کیا دیگر جزائر سب احمدیت کے نُور سے مَنور ہو چکے تھے۔ اگر آج 2007ء کے سال میں ان مساجد اور مبلغین و معلمین کی تعداد دیکھی جائے تو تمام دنیا میں یہ تعداد کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ 50 سے زائد تراجم قرآن مجید کے علاوہ سینکڑوں کتب و جرائد اسلام کی تبلیغ واشاعت کیلئے شائع ہو رہے ہیں۔

ثناء اللہ امرتسری نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود پر اعتراض کرتے ہوئے طرح طرح سے اس پیشگوئی کو نشانۂ تضحیک واستہزا بنایا تھا۔ اس نے کہا کہ پیشگوئی بیٹے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم وملزوم ہیں۔ جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی۔ اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔

یہ سال جماعتی انتخابات کا سال ہے۔ جماعت کا کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ان کا فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 6/ اپریل 2007ء بمطابق 6/ شہادت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج میں بعض احادیث کا صفت مالکیت کے لحاظ سے ذکر کروں گا۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا، کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ امام نگران ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الأسقراض و اداء الدیوان ۔باب العبد راع فی مال سیّدہ ولایعمل الّا باذنہ ۔ حدیث نمبر 2409)

اس حدیث میں چار لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک امام کو کہ وہ اپنی رعیت کا خیال رکھے۔ ایک گھر کے سربراہ کو کہ وہ اپنے بیوی بچوں یا اگر اپنے خاندان کا سربراہ ہے تو اس کا خیال رکھے۔ ایک عورت جو اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے ان کا خیال رکھے۔ ایک خادم جو اپنے مالک کے مال کا نگران ہے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ یہ سب لوگ جن کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے، یہ سب یاد رکھیں کہ جو مالک کُل ہے، جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس نے یہ ذمہ داریاں تمہارے سپرد کی ہیں وہ تم سے ان ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھے گا کہ صحیح طرح ادا کی گئی ہیں یا نہیں کی گئیں۔ جس دن وہ مالک یوم الدین جزا اور سزا کے فیصلے کرے گا اس دن یہ سب لوگ جوابدہ ہوں گے۔ اس لئے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ دل دہل جاتا ہے ہر اس شخص کا جو جزا سزا پر یقین رکھتا ہے۔

پس سب سے پہلے فرمایا کہ امام پوچھا جائے گا اور یہ چیز تو ایسی ہے جس سے میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری سپرد کی ہے اس کی ادائیگی میں سستی نہ ہو جائے اور یہ ذمہ داری ایسی ہے کہ جو نہ کسی ہوشیاری سے ادا ہو سکتی ہے، نہ صرف علم سے ادا ہو سکتی ہے، نہ صرف عقل سے ادا ہو سکتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو ایک قدم بھی نہیں چلا جا سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دعاؤں کے ذریعہ ہی جذب کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

پس سب سے پہلے تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم وملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ذمہ داریاں اُس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔ تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ ان کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں، اس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔

پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔

دیکھیں جب ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں تو بعض اوقات بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کرتے ہیں اور ان کے اس احساس کو بیدار کرتے ہیں کہ تم ہماری عزت اور ہمارے خاندان کی عزت کی خاطر یہ بُری باتیں چھوڑ دو اور نیک عمل کرو۔ ایسی باتیں نہ کرو جس سے دوسروں کے سامنے ہماری سُبکی ہو۔ نگران کا ان کے ان جذبات کو ابھارنا بھی ان کی اصلاح کا ایک حصہ ہے، ایک کام ہے۔ پس ہر فرد جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ بات یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو کر آپؑ کو بدنام نہیں کرنا۔ اس بات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی اظہار فرمایا ہے۔ مفہوم یہی ہے جو میں نے بیان کیا، الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آجکل یا یوں کہنا چاہئے جماعت میں امام یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تا کہ اس نگرانی میں خلیفۂ وقت کی بھی احسن رنگ میں مدد کر سکیں، تا کہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفۂ وقت کو اندھیرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن خدا تعالیٰ جو جزا

سزا کے دن کا مالک ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنے ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخر کار یا نتیجتاً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلا دوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے، اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اُسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی صحیح ادائیگی نہ کر کے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفہ وقت نے آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر قائم رہنے والے ہوں۔ اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ انصاف سے فیصلہ کرو۔ جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔ اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے۔

پس جماعت کا بھی کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے (جیسا کہ میں نے پہلے کہا) جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت نے، جس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے کرنی ہے۔

یہ سال جماعتی انتخابات کا سال ہے۔ بعض جگہوں سے بعض شکایات آتی ہیں، ہر جگہ سے تو نہیں، اس لئے میں اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ایسی جگہیں جہاں بھی ہیں، جو بھی ہیں اور جہاں یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے ان کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر کام دعا سے کریں اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے عہدیدار منتخب کریں اور ہمیشہ دعاؤں سے آئندہ بھی اپنے عہدیداروں کی مدد کریں اور میری بھی مدد کریں۔ اللہ مجھے بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق دیتا رہے اور جو کام میرے سپرد ہے اس کو ادا کرنے کی احسن رنگ میں توفیق دیتا رہے۔

دوسری اہم بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ گھر کے سربراہ کی ہے۔ گھر کا سربراہ ہو یا بعض اوقات (جیسا کہ مَیں نے کہا) بعض خاندانوں نے بھی اپنے سربراہ بنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بچوں یا خاندان کی تربیت کی ذمہ داری ان کی ہے۔ ان کے اپنے عمل نیک ہونے چاہئیں۔ ان کی اپنی ترجیحات ایسی ہونی چاہئیں جو دین سے مطابقت رکھتی ہوں، نظام جماعت اور نظام خلافت سے گہری وابستگی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کی طرف پوری توجہ اور کوشش ہو تبھی صحیح رنگ میں اپنے زیر اثر کی بھی تربیت کر سکیں گے۔ خود نمازوں کی طرف توجہ ہوگی تو بیوی بچوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلا سکیں گے۔ خود نظام جماعت کا احترام ہوگا تو اپنے بیوی بچوں کو اور خاندان کو نظام جماعت کا احترام سکھا سکیں گے۔ خود خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے اور اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں گے تو اپنے بیوی بچوں اور اپنے زیر نگیں کو اس طرف توجہ دلا سکیں گے۔ پس خاندان کے سربراہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، ورنہ یاد رکھیں کہ جزا سزا کا دن سامنے کھڑا ہوا ہے۔

پھر بیوی کو توجہ دلائی کہ خاوند کے گھر کی، اس کی عزت کی، اس کے مال کی اور اس کی اولاد کی صحیح نگرانی کرے۔ اس کا رہن سہن، رکھ رکھاؤ ایسا ہو کہ کسی کو اس کی طرف انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔ خاوند کا مال صحیح خرچ ہو۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے بلا وجہ مال لوٹاتی رہتی ہیں یا اپنے فیشنوں یا غیر ضروری اشیاء پر خرچ کرتی ہیں ان سے پرہیز کریں۔ بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں ہو کہ انہیں جماعت سے وابستگی اور خلافت سے وابستگی کا احساس ہو۔ اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔ پڑھائی کا احساس ہو۔ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کا احساس ہو تا کہ خاوند کبھی یہ شکوہ نہ کرے کہ میری بیوی میری غیر حاضری میں (کیونکہ خاوند اکثر اوقات اپنے کاموں کے سلسلہ میں گھروں سے باہر رہتے ہیں) اپنی ذمہ داریاں صحیح ادا نہیں کر رہی۔ اور پھر یہی نہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خاوند کا شکوہ یا زیادہ سے زیادہ اگر سزا بھی دے گا تو یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ تو سب یہاں دنیا میں ہو جائیں گی لیکن یاد رکھو تم جزا سزا کے دن بھی پوچھی جاؤ گی۔ اور پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا سلوک ہونا ہے۔ اللہ ہر ایک پہ رحم فرمائے۔

اور پھر فرمایا مالک کے مال کی نگرانی کے بارے میں بھی ہر شخص پوچھا جائے گا۔ اس کی کچھ مثال تو میں نے پہلے دے دی ہے، ایک تو ظاہری طور پر جو کسی کی ذمہ داریاں ہیں اگر وہ ادا نہیں کر رہا تو مال کی نگرانی نہیں کر رہا۔ ہر پیشہ کا آدمی اگر اپنے پیشہ سے انصاف نہیں کر رہا تو اس کے سپرد حکومت کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے یا معاشرے کی طرف سے جو ذمہ داری کی گئی ہے اس نے اس کی ادائیگی نہیں کی اور وہ جہاں دنیاوی قانون اور قواعد کے لحاظ سے اس دنیا میں محکمانہ طور پر اس کا جوابدہ ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ یا پھر روحانی نظام میں، جماعت کے نظام میں عہدیداران اور بڑے پیمانے پر امام تک بات پہنچتی ہے کہ جماعت کے افراد جو اللہ کا مال ہیں ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دے کر صحیح طرح نگرانی نہیں کی گئی۔

اگر دنیاوی حکومتیں بھی یہ سمجھیں، دنیا کی نظر سے اگر دیکھیں تو ان کو بھی یہ احساس دلایا گیا ہے کہ جس مال کا بہترین مصرف بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پنی رعایا کو، ملک کی آبادی کو تمہارے سپرد کیا تھا، اان کی ذمہ داریاں نہ نبھا کر، ان کے حقوق ادا نہ کر کے، ان کے تعلیمی اور دوسرے ترقیاتی مسائل پر توجہ نہ دے کر جو مالک کل ہے اس کی طرف سے ودیعت کردہ ذمہ داری کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لحاظ سے وہ بھی جوابدہ ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے احساس ذمہ داری کے ساتھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ سب کو، ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس میں گو چار باتیں ہیں لیکن بنیادی اکائی سے لے کر، ایک عام آدمی سے لے کر امامت تک، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے حساب کتاب سے بچنے کے لئے ایک خوفزدہ شخص کی مثال حدیث میں یوں دی گئی ہے کہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے مال اور اولاد عطا کی تھی۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارے لئے کیسا باپ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے بہتر باپ۔ اس نے کہا لیکن میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھوڑی اور جب میں اللہ کے حضور پیش ہوں گا تو مجھے عذاب دے گا۔ اس لئے دھیان سے سنو کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جب میں کوئلہ بن جاؤں مجھے پیس دینا اور پھر اس طرح پیسنا کہ راکھ اتنی باریک ہو کہ جو ہلکی سی ہوا سے بھی اڑنے والی ہوتی ہے اور پھر کہا کہ جب شدید آندھی چلے تو میری راکھ کو اس میں اڑا دینا اور اس نے اس بات کا پختہ عہد لیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے رب کی قسم انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے اس راکھ کو، اس کو جو ہوا میں اڑائی گئی تھی کہا کہ تو ہو جا تو وہ مجسم شخص کی صورت میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس راکھ کو اکٹھا کیا اور مجسم بنا دیا۔ پھر اللہ نے پوچھا اے میرے بندے! کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی اس پر رحم کرتے ہوئے کی۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الخوف من اللہ عزّ وجل)

پس یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ (البقرة:285) تو یہ اس کی ایک تصویر ہے۔ مرتے ہوئے کا خوف بھی اس کی بخشش کا سامان کر گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مالکیت کے ضمن میں فرماتا ہے وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوراً رَّحِيْمًا۔ (النساء:101) اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اس شخص کو اللہ کا خوف تھا جس نے اس کو اپنی لاش کے ساتھ یہ سلوک کروانے پر مجبور کیا۔ لیکن مالک نے رحم فرماتے ہوئے اس کی بخشش کے سامان کر دیئے۔ لیکن ایک مومن بندے کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ایک مومن کو برائیوں میں نہیں بڑھاتا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دینا ہے جو مرضی کئے جاؤ۔ بلکہ یہ سلوک اسے اتنی مہربانی اور رحم کرنے والے خدا کی طرف جھکانے والا ہونا چاہئے۔ یہ سلوک اپنے گناہوں کی طرف نظر کر کے استغفار کی طرف توجہ دلاتا ہے، اس کی عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کیونکہ باوجود اللہ تعالیٰ کے اتنا رحم کرنے کے اللہ فرماتا ہے کہ بعض گناہ میں نہیں بخشوں گا اور فرمایا کہ شرک کا گناہ میں معاف نہیں کروں گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ عزّ وجل کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ میں تیری بدیوں کے باوجود تجھے بخش دوں گا خواہ تو مجھے ایسے حال میں ملے کہ تیری بدیاں زمین کے برابر بھی ہوں تو میں تجھے اس کے برابر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تیری خطائیں آسمان کی انتہا تک بھی پہنچ جائیں سوائے اس کے کہ تُو نے میرا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ پھر اگر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں بخش دوں گا اور کچھ بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابو ذر غفاری)

پس شرک سے بچنا ضروری ہے۔ شرک کی بے شمار قسمیں ہیں۔ دوسرے یہاں فرمایا کہ میرے سے بخشش طلب کرو۔ پس دعاؤں کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے، اس کی مالکیت کی صفت کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ گناہوں پر اس لئے دلیر ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش ہی دینا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اس مالک سے بخشش مانگنے کے لئے ایک دعا سکھائی ہے جو جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے، یہ وہ بہتر جانتا ہے کہ کس کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے تھے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ، فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِکَ کُلِّ شَیْءٍ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ وَلَکَ کُلُّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔ یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھانا کھلایا اور مجھے پانی پلایا اور وہی ہے جس نے مجھ پر احسان کیا اور اپنے فضل سے نوازا اور وہی ہے جس نے مجھے بہت زیادہ عطا کیا اور ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب، ہر چیز کے بادشاہ ہر چیز کے معبود اور ہر چیز تیرے ہی لئے ہے میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل ،مسند عبداللہ بن عمر الخطاب)

اللہ تعالیٰ نے جو یہ اتنے احسان کئے ہیں اگر آدمی یاد رکھے تو شرک کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پھر یہ دعا کہ تیرا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے میں تیرے آگے جھکنے والا رہوں اور تیری پناہ میں رہوں تا کہ آگ سے بچایا جاؤں۔ پس اللہ تعالیٰ کی بخشش کی مثالوں کے باوجود، جو میں نے پہلے بیان کی ہیں، آنحضرت ﷺ کا اپنے لئے دعا کرنا جن کے لئے یہ زمین اور آسمان پیدا کئے گئے تھے، جو اللہ تعالیٰ کے سلوک کا بھی سب سے زیادہ ادراک رکھتے تھے، آپ جن سے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پیار کرتا تھا اور آج تک کرتا ہے کیونکہ آپؐ کے وسیلے سے ہی خدا ملتا ہے اور آپ بھی سب سے زیادہ خدا کو پیار کرنے والے تھے، آپ کا یہ دعا کرنا کہ مجھے آگ کے عذاب سے بچا، یہ بتاتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے دعا کی طرف توجہ دیتا ہے اور بخشش عطا کرنے والی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ بخشش طلب کرو، یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اس خدا کے در پر جانا ضروری ہے، اس کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے، تب ہی وہ صورتحال پیدا ہوگی جب 100 آدمیوں کے قاتل کے لئے گناہوں کی طرف والی زمین لمبی کر دی گئی، فاصلہ بڑھا دیا گیا اور نیکیوں کی طرف جانے والی زمین سکیڑ دی گئی۔ کیونکہ وہ اس کوشش میں لگ گیا تھا کہ اللہ سے بخشش طلب کرے۔ پس گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے بخشش طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرنا اس کی عبادت کرنا، آگ سے بچنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعا کی بھی توفیق دے اور اپنی پناہ میں بھی رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات وَرلے آسمان پر اترتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تا میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تا میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا میں اسے بخشوں۔

(بخاری کتاب التہجد باب الدعا و الصلہ من آخر اللیل)

یہ بخاری میں درج ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ہی ایک مسلم کی بھی روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ ہر رات جب اس کا ابتدائی، تیسرا حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر اللہ تعالیٰ اترتا ہے اور کہتا ہے کہ ’’ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ ‘‘ یعنی میں اس کا حقیقی مالک ہوں، اور بادشاہ ہوں۔ جو بھی مجھ سے دعا کرے گا میں اس کے لئے اسے قبول کروں گا اور جو مجھ سے مانگے گا تو میں اسے دوں گا اور جو مغفرت طلب کرے گا میں اس کو بخش دوں گا اور وہ اسی طرح طلوع فجر تک رہتا ہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا باب الترغیب فی الدعاء)

دیکھیں جو زمین وآسمان کا مالک ہے وہ خود آواز دے رہا ہے، خود پکار رہا ہے کہ آؤ اور مجھ سے مانگو، مجھ سے لو، یہ جو میرے خزانے ہیں ان کو حاصل کرو، میں تم سب کو بھی دیتا رہوں تو میرے خزانوں میں کمی نہیں آتی۔ کسی بادشاہ کو تو اپنے خزانے میں کمی کا خوف ہوسکتا ہے لیکن مجھے نہیں۔ اللہ فرماتا ہے میرے خزانوں میں تو اتنی کمی بھی نہیں آتی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو کر اس سوئی کے ساتھ پانی کا قطرہ لگ جانے سے آتی ہے۔

ایک حدیث جس میں اللہ تعالیٰ نے بعض احکام کا بتایا ہے اور اپنے خزانوں کا ذکر کیا ہے، اس کا ذکر اس طرح ہے۔ حدیث قدسی ہے۔:’’ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کیا ہوا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ پھر فرمایا اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ انسان ایک عاجز چیز ہے اس کو کسی بات پر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ بڑے بڑے صنعتکار اور زمیندار بھی منٹوں میں دیوالیہ بن جاتے ہیں، تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ فرمایا میں ہوں جو تمہیں کھلاتا ہوں، پھر فرمایا اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ پھر فرمایا ’’ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام قسم کے گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔‘‘ پھر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی، پھر فرمایا ’’ اے میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو بھی تو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا بھی چاہو تو مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے‘‘۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے۔ ’’ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا سب سے زیادہ پرہیزگار شخص تو پھر بھی یہ بات میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ کر سکے گی‘‘۔ اگر سب نیک ہو جائیں تو نیکیاں میرے لئے نہیں ہیں۔ وہ نیکیاں تمہیں فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں۔ پھر فرمایا ’’ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس، سب کے سب ایسے ہو جائیں جیسا تمہارا سب سے زیادہ بدکار شخص تو بھی یہ بات میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ کر سکے گی‘‘۔ اگر بدیاں پھیل جاتی ہیں، میرے احکامات پر عمل نہیں کرتے، ان راستوں پر نہیں چلتے جن پر چلنے کا میں نے حکم دیا ہے تو اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرق پڑے گا تو تمہیں پڑے گا۔ پھر فرمایا ’’ اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے جنّ وانس سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے دے دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جتنی ایک سوئی کے سمندر میں ڈالنے سے ہوتی ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے پاس لامحدود خزانے ہیں۔ پس فرمایا! ’’ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے گن رکھوں گا۔ پھر تمہیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بہتر بدلہ پاوے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو اس کے برخلاف پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے‘‘۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة و الآداب ۔باب تحریم الظالم)

نیکیاں کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔ نہیں کرو گے تو سزا ملے گی پھر اس پر اپنے آپ کو ملامت کرو۔ پس جیسا کہ پہلی حدیثوں میں ذکر ہو چکا ہے، کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخشتا ہے لیکن پھر بھی سزا پانے والوں کے متعلق فرمایا کہ اپنے آپ کو ملامت کرو کہ اس غفور رحیم کے، ایسے مالک کے، ہوتے ہوئے بھی اس کے دربار سے فیض نہیں پایا۔

اب میں بعض احادیث سے آنحضرت ﷺ کے اپنے نمونے، اللہ تعالیٰ کا صفت مالکیت کے تحت آپ پر جو اظہار تھا اور آپ کا اس صفت کا پرتوَ بنتے ہوئے جو اظہار تھا، اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک شخص کو آپ کے سامنے لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ آپ کے قتل کے ارادہ سے آیا تھا۔ جب وہ قابو آ گیا تو بہت خوفزدہ تھا، بڑا ڈرا ہوا تھا کہ اب مجھے سزا ملے گی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تو مت ڈر، تو مت ڈر۔ اگر تم ایسا کرنے کا ارادہ بھی کرتے تو تم مجھ پر مسلط نہ کئے جاتے۔ (الشفاء للقاضی عیاض، جز اوّل صفحہ 74-الباب الثانی ۔فصل و اماالحلم۔ دارالکتب العلمیة بیروت ۔طبع ثانیہ 2oo7)

تو ایک تو آپؐ نے باوجود اس شخص پر مقدرت رکھتے ہوئے اپنے اللہ کی عفو کی صفت کا اظہار فرمایا اور اسے معاف کر دیا۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے وعدے پر کامل یقین رکھتے ہوئے کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملے سے محفوظ رکھے گا، اس کو یہ بتا دیا، کہ تم ارادہ بھی کرتے تو میں جو خدا کا سچا رسول ہوں اور سب سے پیارا نبی ہوں، جس نے میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے، جس کی میں ملکیت ہوں، وہ خود ہی میری حفاظت کرے گا اور تمہیں یا تم جیسے کسی بھی اور کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا، کبھی مسلط نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخرالزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہو گا‘‘۔ (البدر ۔جلد 4 نمبر 31 مورخہ 14 ستمبر 1905ء صفحہ 2۔تفسیر حضرت اقدس مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 415)

پھر آنحضرت ﷺ ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں۔ طائف کے سفر پر آپ کو غنڈوں نے لہولہان کر دیا تھا۔ جب نڈھال ہو کر آپ ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مخالفین کے لئے حرکت میں آ چکی تھی۔ اس وقت جبریل علیہ السلام اور آپ کے درمیان کیا باتیں ہوئیں۔ لکھا ہے جب رسول اللہ ﷺ کا آپ کی قوم نے انکار کر دیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے آپ کے بارے میں تبصرے اور ان کا آپ کو جواب سن لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ملک الجبال کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ آپؐ اس کو اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ چنانچہ ملک الجبال نے آپؐ کو مخاطب کیا، آپ کو سلام کیا اور کہا مجھے اپنی قوم کے بارے میں جو چاہے حکم دیں۔ اگر آپ پسند کریں تو میں ان کو ان دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دوں۔ نبی ﷺ نے ملک الجبال کو مخاطب کر کے فرمایا: نہیں بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی نسل پیدا کرے جو خدائے واحد کی عبادت کرتے اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ قرار دیتے ہوں۔ (الشفاء للقاضی عیاض، جز اوّل صفحہ 184 الباب الثانی ۔فصل و اما الشفقة ۔مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت ۔طبع ثانیہ 2007ء)

پس آپؐ کا اسوہ یہ تھا کہ کامل قدرت کے باوجود سزا سے مخالف کو بچا رہے ہیں۔ یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مالکیت یوم الدین آج ان لوگوں کے لئے اس دنیا میں ہی سزا کا اظہار کر سکتی ہے۔ لیکن اس کی جو عفو کی صفت ہے وہ بھی اس مالکیت کے تحت ہی ہے اور آپ اس کا پرتو ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بھی ہے کہ

جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے تو آخری فتح یقیناً میری ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا اور اس یقین اور عفو کی صفت کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ اے مَلک جسے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے ذریعہ جزا سزا کے لئے مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئی بستیاں ایسی ہیں جو نافرمان تھیں جن کو اس طرح تباہ کر دیا گیا کہ ان کو پہاڑوں کے ذریعہ سے زمین میں دفن کر دیا گیا۔ لیکن پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ نے زندگی بخشنے کا ذریعہ بھی تو بنایا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ جو روحانیت کی بارش اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے نازل فرما رہا ہے اور جو فیض کے چشمے مجھ سے جاری ہوں گے اور ہو رہے ہیں وہ ان کی اصلاح اور زندگی کا باعث بن جائیں گے اور یہ لوگ یا ان کی نسلیں روحانیت کی لہلہاتی فصلیں بن جائیں گی۔ اور دنیا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے کی بات کو پورا فرمایا اور چند سال میں وہ سب آپؐ کے دامن میں آ گئے۔ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے آپکی خاطر خون بہانے لگے۔ پس مالک کے آپ ﷺ کے ساتھ سلوک کے یہ نظارے ہیں۔

اِس زمانے میں آپ کے عاشق صادق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمائے ہوئے ہیں جن میں سے کئی ہم نے پورے ہوتے دیکھے بلکہ بار بار پورے ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی دیکھیں گے۔ وہ مالک الملک ہے۔ وہ آج آنحضرت ﷺ کے فیض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلا رہا ہے اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ پھیلے گا اور پھلے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی غالب فرمائے گا۔ آپؑ کو الہام ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک ملکِ عظیم دیا جائے گا..... اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے۔

(تذکرہ صفحہ 148 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ خدا کا وعدہ ہے۔ یہ ملکِ عظیم دنیا کی حکومتیں نہیں ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرورت تھی بلکہ روحانی بادشاہت ہے۔ روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے یہ تمام دنیا آپ کو دی جائے گی۔ وہ ملک دیا جائے گا جس کی حدیں کسی ملک کی جغرافیائی حدود تک نہیں بلکہ کل دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور وہ روحانی خزائن جو آپ کو دیئے گئے وہ تقسیم ہو رہے ہیں، آج دنیا میں ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ پس یہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو ہر روز ہمیں اس عظیم ملک کی فتح کی طرف لے جا رہا ہے اور اس کے نشان دکھا رہا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اور الہام ہوا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ جلّشانہٗ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا‘‘ اور مجھے اس نے فرمایا کہ ’’ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 8 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

فرمایا ’’ یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔ پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھا‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 8 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الہامات کے ذریعہ سے، کشوف کے ذریعہ سے، رؤیا کے ذریعہ سے، جو سلوک تھا ان میں سے ایک کشفی نظارے کا یہاں میں ذکر کرتا ہوں جس کو آپؑ کے ساتھ بیٹھے ہوئے نے بھی محسوس کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ بعض احکام قضاء وقدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔‘‘ حضرت مسیح موعودؑ نے قضاء وقدر کے احکام اپنے ہاتھ سے لکھے ’’ کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جلّشانہ کے سامنے پیش کیا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ (یاد رکھنا چاہئے کہ مکاشفات رؤیا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفات جمالیہ یا جلالیہ الٰہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحب کشف کو نظر آ جاتے ہیں اور مجازی طور پر وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادر مطلق ہے اور یہ امر ارباب کشوف میں شائع و متعارف و معلوم الحقیقت ہے‘‘۔) یعنی جو صاحب کشف ہیں ان کو اس کی حقیقت پتہ ہے (’’ جس سے کوئی صاحب کشف انکار نہیں کر سکتا)‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ غرض وہی صفت جمالی جو بعالم کشف قوت متخیّلہ (یعنی سوچنے کی جو قوت تھی) کے آگے ایسی دکھائی دی تھی جو خداوند قادر مطلق ہے۔ اس ذات بے چون و بے چگون کے آگے (جو بے مثل ہے، لاثانی ہے، جس کی کوئی مثال نہیں) وہ کتاب قضاء وقدر پیش کی گئی اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا، اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا۔ اس سے اس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے۔ چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ دو یا تین قطرہ سرخی کے ان کی ٹوپی پر پڑے۔ پس وہ سرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔ اسی طرح اور کئی مکاشفات جن کا لکھنا موجب تطویل ہے مشاہدہ کیا گیا ہے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 100-102 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

تو یہ کشف کہ اللہ تعالیٰ نے جب دستخط کئے تو پین کو چھڑکا، جو سیاہی چھڑکی تو وہ ظاہری طور پر بھی سامنے نظر آ گئی۔ حضورؑ کے کپڑوں پر پڑی۔ دیوار پر پڑی اور ان کی ٹوپی پر پڑی۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب بھی اس کا ذکر کرتے ہیں کہ ’’ اس طرح ہوا اور کہتے ہیں میں اس وقت پاؤں دبا رہا تھا میں نے محسوس کیا کہ پاؤں پر بھی ایک قطرہ پڑا ہوا ہے تو اس وقت کہتے ہیں کہ 27 رمضان تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ آخری عشرہ تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ یہ میں سوچ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاؤں میں دبا رہا ہوں۔ مبارک ہستی ہے، مبارک مہینہ ہے، مبارک دن ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی نشان دکھائے تو اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدن میں لرزہ طاری ہوا ہے پھر آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے اور اس وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی چیز آ گری ہے جیسے چھینٹے پڑے ہیں۔ جہاں پاؤں دبا رہا تھا اس کے قریب ایک چھینٹا پڑا تھا، میں نے انگلی لگائی کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو شاید اس میں خوشبو بھی ہو لیکن اس میں بہرحال خوشبو کوئی نہیں تھی لیکن وہ سیاہی پھیل گئی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ کے میں نے کہا کہ یہ قمیص جس پر چھینٹے پڑے ہیں مجھے دے دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں مانے لیکن بڑے وعدہ کے بعد اس بات پہ مانے کہ یہ قمیص میں تمہیں دیتا ہوں جس پر چھینٹے پڑے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا دیکھو تمہارے اوپر تو نہیں چھینٹے پڑے تو اور کہیں نہیں تھے۔ ان کی سفید ٹوپی پر ایک چھینٹا یا دو چھینٹے پڑے ہوئے تھے۔ تو بہرحال اس شرط پر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی قمیص دی کہ کہیں بدعت نہ بن جائے، شرک کا موجب نہ بن جائے اس لئے یہ تمہارے ساتھ ہی دفن ہو جائے گی۔ ورثاء میں نہیں جائے گی۔ تو یہ نشان تھا۔ حضرت عبداللہ سنوری یہ ساری باتیں لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ ہے سچی عینی شہادت۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن کی وعید کافی ہے۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سراسر سچ ہے۔ اگر جھوٹ ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت، لعنت، لعنت۔ مجھ پر خدا کا غضب، غضب، غضب‘‘۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 100-102 حاشیہ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

تو یہ آپؑ کے اس واقعے کی سچی گواہی تھی کہ دوسرے جو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کو بھی اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور ہم ان کو دیکھ رہے ہیں، آئندہ بھی ہمیں دکھاتا رہے۔ اور وہ وعدے بھی جو ابھی تک پورے نہیں ہوئے یا وہ نشان جو ابھی تک پورے نہیں ہوئے یا ہونے ہیں ان کو بھی ہمیں اپنی زندگی میں دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم بھی اس مالک کے آگے ہمیشہ جھکے رہنے والے ہوں۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں......!

سوئے جنت چل دیا محمود کا لختِ جگر
عاشقِ دینِ محمدؐ احمدیت کا گُہر
دین کا سچا مجاہد وہ ولی درویش تھا
دارِ مہدی میں گزارے جس نے سب شام و سحر
جان و دل سے وہ خلافت پر فدا تھا ہر گھڑی
وہ خلافت کی حمایت میں رہا سینہ سپر
مونس و غم خوار تھا وہ سب غریبوں کے لئے
ہر کسی کے واسطے اُس کا کھلا رہتا تھا دَر
قادیاں کے باسیوں کے واسطے اِک ڈھال تھا
باپ کی مانند شفقت کی تھی ہر اِک پر نظر
اُس کی رِحلت پر اِمامِ وقت نے خطبہ دیا
سب بتائے اُس کے اوصافِ حمیدہ کھول کر
رشک کرتے ہیں فرشتے ایسے نیک انجام پر
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں اے خلیفہ کے پسر
کر گئے مغموم سب کو حضرتِ میاں وسیم
صبر دے مولیٰ سبھی کو صدمہ ہے عظیم تَر
ہے دُعا مومنؔ کی مولیٰ دے اُنہیں اعلیٰ جزا
اپنی رحمت سے عطا کر دے انہیں جنت میں گھر

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

ایک دوسرے کو سلام کے طور پر دعائیہ کلمات کہنا اور سلام کا تحفہ دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ''سَلَام'' کے تحت اسلام کا ایک حکم ہے جو اخلاق کے معیاروں کو اونچا کرنے کے لئے ضروری ہے

اگر ایک دوسرے کو سلامتی کا تحفہ دینے کی عادت ڈال لیں تو اس طرح گھروں میں امن اور حفاظت کا ماحول پیدا ہوگا ہر ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر سلامتی کے پیغام کو رائج کریں۔ تاکہ ان کی اولادیں نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں اور بچوں میں چھوٹی عمر میں ہی یہ عادت ڈالیں

آج کل مختلف جگهوں پر جو احمدیوں کے خلاف مخالفتوں کی آگ بھڑک رہی ہے، الله تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے فضل سے اس کو خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی کے سامان پیدا کرے

اللہ تعالیٰ کی صِفت ''اَلسَّلَام'' پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ الله تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/مئی 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی يَهْدِيْ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ:17) کی تلاوت فرمائی۔

(ترجمہ) اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔ اور انہیں صراط مستقیم کیطرف ہدایت دیتا ہے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان فرما کر کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی یقیناً اب اللہ کے نزدیک حقیقی دین صرف اور صرف اسلام ہے اور یہی دین ہے جس پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی سُدھار سکتا ہے اس دین کو چھوڑ کر انسان کسی طرح بھی امن وسکون حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ دین کامل ہے جس میں کوئی بھی کسی قسم کا سُقم یا کمی نہیں نکال سکتا۔ اس میں تمام قسم کے احکامات اور تمام قسم کے علوم جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں اور تمام علمی خزانے اس میں موجود ہیں۔ روز مرہ کے معمولات سے لیکر بین الاقوامی تعلقات کے احکامات بھی اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ پس اگر اپنے گھروں میں بھی اور دنیا میں بھی سلامتی، پیار اور محبت کی خوشبو پھیلانا چاہتے ہو تو اسے اختیار کرو۔

اس کامل اور مکمل تعلیم کی جو جھلکیاں مَیں اللہ تعالیٰ کی صفت '' اَلسَّلَام '' کے حوالہ سے خطبات جمعہ میں بیان کر رہا ہوں اس کا کچھ حصہ آج کے خطبہ میں بھی بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس صفت کے تحت روز مرّہ کے گھریلو معاملات سے متعلق بھی تعلیم دی گئی ہے چنانچہ گھریلو معاملات کے لحاظ سے ایک دوسرے کو سلام کے طور پر دعائیہ کلمات کہنا نہایت ضروری ہے۔ ان دعائیہ کلمات کے نتیجہ میں آپس میں محبت کے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سلامتی کے یہ کلمات دل کی گہرائی سے نکلیں۔ ایک دوسرے کو سلام کا تحفہ دینا اسلام کا حکم ہے جو اخلاق کے معیاروں کو اونچا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جب ہم کسی کے گھر جائیں یا خود اپنے گھر جائیں تو ہمیں بلند آواز سے گھر والوں کو سلام کہنا چاہئے۔ باہر والوں کے لئے یہ ایک قسم کی اجازت بھی ہے اور حکم یہ ہے کہ تین بار سلام کرنے سے جواب نہ ملے تو واپس چلے جاؤ۔ پھر گھر میں تاک جھانک کرنے یا بُرا منانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ گھروں میں رہنے والے بڑے لوگ جب اپنے بیوی بچوں کو سلام کہہ کر اپنے گھروں میں داخل ہونگے اگر گھر میں کوئی سخت طبیعت کا مالک ہے تو اس طرح سے گھر کے افراد اس کی سخت گیری سے محفوظ رہیں گے۔ عموماً دنیا میں باپوں کی ناجائز اور کھُردُری طبیعتوں کی وجہ سے بچے باغی ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ کئی کئی سال اکٹھے گزارنے کے بعد علیحدگی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ایک دوسرے کو سلامتی کا تحفہ دینے کی عادت ڈال لیں تو اس طرح گھروں میں امن اور حفاظت کا ماحول پیدا ہوگا ہر ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر سلامتی کے پیغام کو رائج کریں۔ تاکہ ان کی اولادیں نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں۔ اور بچوں میں چھوٹی عمر میں ہی یہ عادت ڈالیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح وہ ایک دوسرے کو سلامتی کا پیغام دیتے تھے۔ ایک حدیث حضور انور نے بیان فرمائی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سلام کو پھیلاؤ اس سے تم سلامتی میں آجاؤ گے تمہارا گھر بار، معاشرہ، سب سلامتی میں آجائے گا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم غلبہ پاؤ۔ پس سلام کو پھیلانے سے آپس میں محبت کے تعلقات ہونگے اور یہ محبت کے تعلقات جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہی جماعتی قوت ہی ہے جس سے غلبہ کے سامان ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے: اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ جب سے اسلام میں پھوٹ پڑی ہے تنزل ہو رہا ہے اس لئے اللہ نے اس جماعت کو قائم فرمایا ہے تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس میں شامل ہوں اُس راہ میں شامل ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ دنیا میں سلامتی کا پیغام پہنچانے سے تبلیغی میدان میں بھی وسعت پیدا ہوگی اور ہو رہی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''MTA اَلْعَرَبِيَّة'' کے ذریعہ سے عرب ممالک میں بالخصوص عیسائی دنیا میں ہونے والی تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہماری تبلیغ کے ذریعہ بعض پادریوں نے حکومت پر یہ دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے کہ وہ MTA کے چینل کو بند کروا دے۔ اس پر بعض عرب اخبارات نے عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ جب تم یکطرفہ اسلام پر الزامات لگا رہے تھے تو تمہیں کسی نے نہیں روکا اور جب آج شریفانہ طور پر جواب دیا جا رہا ہے تو تم چیخ پڑے ہو۔ فرمایا آج کل مختلف جگہوں پر جو احمدیوں کے خلاف مخالفتوں کی آگ بھڑک رہی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے فضل سے اس کو خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی کے سامان پیدا کرے۔ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر احمدیت کے حق میں مزید کامیابیاں دکھانے والی ہے۔ کیونکہ ہم نے اللہ کا سلوک دیکھا ہے کہ جتنی مخالفین کی طرف سے مخالفتوں کی آگ بھڑکائی جاتی ہے اتنی ہی زیادہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دیتا ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ کے آستانہ پر جھکتے ہوئے دعائیں کریں اور ان کامیابیوں کو نزدیک لانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......اضافہ اشتراک بدر......

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یکم اپریل ۲۰۰۷ء سے چندہ بدر میں مبلغ 50 روپئے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اب بدر کے خریداران کو سالانہ چندہ مبلغ تین صد روپئے (300/-) ادا کرنا ہوگا۔ جملہ خریداران بدر مطلع رہیں۔ (مینیجر بدر)

’’کرشن اوتار‘‘ کے دربار عام میں پوربی نظم کی غیر معمولی مقبولیت

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار	ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

............(دوست محمد شاہد مورّخ احمدیت ربوہ)............

حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر بانی احمدیہ مشن مغربی افریقہ وانچارج مشن انگلستان (وفات ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء) دنیائے احمدیت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی قدیم صحافت سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (کرشن اوتار) کے دربار عام میں عربی، اردو، فارسی، پشتو، پنجابی اور پوربی زبانوں میں آپ کے عشاق نے اپنا شعری کلام سنایا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر کو (جن کا تخلص ابتدا میں رہبر تھا) یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کو اس مقدس محفل میں پوربی نظم پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جس کے بعد آپ ’’رہبر‘‘ کی بجائے ’’نیّر‘‘ کے نام سے مشہور ہوگئے اور یہی نظم بالآخر آپ کے مستقل طور پر قادیان میں ھجرت کرنے کی محرک ثابت ہوئی۔

چنانچہ آپ کا تحریری بیان ہے:-

’’اخلاص سے پیش کئے ہوئے بے جوڑ پوربی اشعار قبول ہوگئے۔ مردوں کو زندہ کرنے والی نظر مسیحائی اُٹھی۔ سراپا نور نے میری طرف میری درخواست کے مطابق آنکھ اُٹھا کر نظر کی اور فیضانِ نور سے نیّر بنا دیا۔ میری اس نظم میں کچھ اور اشعار بھی تھے۔ جو صاحبزادوں کو پسند آئے۔ اور وہ دوڑتے کودتے اُن کو پڑھتے پھرتے تھے۔ حضورؑ نے گھر جا کر ذکر کیا۔ سیدہ حضرت نصرت جہان بیگم پادشاہ نے نظم کی نقل منگوائی۔ پیر سراج الحق صاحب مرحوم نے دوسرے ہی دن لکھائی شروع کرا دی۔ چند کاپیاں چھپوالیں۔ اس کے بعد مجھے قادیان میں سب جاننے لگے۔ میں مدرسہ میں آنریری مدرس بھی رہا۔ اور جب رخصت لی تو آقائے نامدار خود دروازے پر باغ میں ملنے کے لئے آگئے اور لکھ کر دیا کہ ’’نیچے میری تعلیم کشتی نوح سے جس قدر حصہ ضروری ہو۔ اس کا ترجمہ کر کے اس زبان میں شائع کرنے کی اجازت ہے۔ اور دوبارہ آنے کا قصد رکھیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔‘‘

اس زمانہ میں لوگوں کو مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو پڑھ کر نتیجہ اخذ کرنے کی خاص مہارت تھی۔ چنانچہ ایک دوست نے کہا۔ کہ ’’اس خط کے بعد آپ اب قادیان سے باہر نہیں ٹھہر سکتے۔‘‘

میں روتا ہوا گیا۔ ایک دن دیر کر کے ملازمت پر حاضر ہوا۔ دل بے چین رہتا۔ سخت گھبراتا۔ قادیان اور قادیان والے سامنے رہتے۔ اور اس گھبراہٹ کو ایک دن میں اس طرح موزون کیا۔

وہ دن خدا کرے کہ جائیں قادیان میں
جاں بھی ہماری نکلے تو دارالامان میں
اے اہل قادیاں تمہیں پہلے سلام ہے
پھر بعد اس کے اتنا یہ میرا پیغام ہے
کہنا جناب احمد مرسل مسیح سے
سلطان دین عالم وفاضل فصیح سے
اُس خادم جناب رسول امین سے
اُس دستگیر حامئے دین متین سے
نیّر کو لے بلا تیرے قدموں سے دور ہے
درد و فراق گریۂ ہجراں سے چُور ہے

یہ اگست کا مہینہ تھا۔ بارشوں کا زمانہ تھا۔ ایک بادل حاضر ہوا۔ اور اس پیغام کو لے کر تخت گاہِ رسول میں پہنچا۔ اور قادیان سے ایک ذمہ دار کارکن نے لکھا کہ آپ آجائیں آپ کے لئے ایک جگہ ہے۔ میں نے لکھا کہ جب تک مسیح موعود علیہ السلام نہ بلائیں نہیں آؤنگا۔ وہی خط پیش ہوا۔ میری تمنائیں میری التجائیں، میری خواہشیں آسمان کے فرشتے پہلے ہی پہنچا چکے تھے۔ سرکار پیاری سرکار نے قلم حاضر سے اس قرطاس پر لکھا اور مجھے مخاطب فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ کے آنے پر بہت خوش ہوں۔ آپ ضرور آجائیں۔

مرزا غلام احمد

پھر کیا تھا میری بگڑی بن گئی۔ جو مانگا تھا وہ ملا۔ ۲۰/دسمبر ۱۹۰۵ء کو قادیان آگیا۔ اور آپ آگئے کے خطاب سے عزت ملی (الحکم ۲۱ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ ۵)

حضرت مولانا کا نایاب پوربی کلام

ذیل میں حضرت مولانا کی یہ تاریخی نظم معہ ترجمہ قارئین ’’بدر‘‘ کی ضیافت طبع اور اضافہ معلومات کے لئے زیب قرطاس کی جاتی ہے:-

پرتھم نانوں الکھ کا دھیاویں   واکی اُستُت منہ چت لاویں
پہلے خدائے کریم کے نام سے شروع کریں   اور اُس کی تعریف کی طرف رجوع کریں
پاچھے بتیاں اور بتاویں   فاتحہ سورۃ بانچ سناویں
بعد ازاں ایک اور بات بتاویں   سورہ فاتحہ کا ترجمہ پڑھ کر سناویں

ترجمہ سورہ فاتحہ

جگدیشور کی مہما گاویں   واکے دوار اسیس نواویں
رب العٰلمین کی حمد کریں   اور اُس کے دروازہ پر سر جُھکاویں
واہ دیا لو کرپا لو داتا   دھرم راج راجن کا راجا
وہ رحمٰن اور رحیم خدا ہے   قیامت کے دن کا اکیلا مالک اور شاہنشاہ ہے
تُمر اوپاسن کریں ایشور   بنیہو سہائی ہے جگدیشور
اے خدا ہم تمہاری عبادت کرتے ہیں   تم ہمارے مددگار بنو
ہم کا سیدھی ڈگر بتیہو   ھمری نیّا پار لنگیہو
ہم کو صراط مستقیم دکھاؤ   ہماری کشتی پار کرو
واکا ڈگر بتیہوّھم کا   کرپا جنپہ تِنہ کی دیوا
ہم کو اُن لوگوں کا راستہ بتاؤ   جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی ہے
ڈُشتن کا ہم پنتھ نہ چاہیں   دھرم ہین جو جَنم گنوائیں
ہم اُن کا راستہ نہیں چاہتے جن پر غضب ہوا   اور جو گمراہ ہو کر زندگی خراب کرتے ہیں
ہمری عرجی سن لیہو دیا لو گریب نواج   سانچے پنتھ چلائیو راکھ ہمارو لاج
اے رب العالمین رحمٰن رحیم مالک ہماری عرض سُن لیجئے   اور میری عزت سچی مذہب پر چلا کر رکھ لیجئے

ایشور تمری جات اکیلی   پرگٹ گُپت سبھی رنگ کھیلی
خداوند تو وحدہٗ لاشریک ہے   اول و آخر ظاہر و باطن تیری ذات ہے
تمکا تین کہت وا دوشی   بدھی نشٹ بھئی ہے جاں کی
تم کو وہ بدبخت تین کہتے ہیں   جن کی عقل میں فتور ہے
تو کرتار اور کئیو ناہیں   تو سبھ مانہ اور سب تہ ماہیں
تیرے سو اے کوئی خدا نہیں ہے   تو سب میں اور سب تجھ میں ہے
کر کِرپا رَچیس سنسا را   سوریہ چن مانہ اُجیارا
کمال عنایت سے دنیا کو پیدا کیا   سورج اور چاند کو روشنی بخشی
سرجا مادہ جیو بناوا   جینہہ کا گن مکھ برن نہ آوا
تو نے مادہ اور روح کو پیدا کیا ہے   جن کی تعریف زبان سے نہیں ہو سکتی
جاں دیکھیں آندھر سنسارا   سرجس پُرکھا اک اُجیارا
جب دنیا میں اندھیرا دیکھتا ہے   تو ایک روشن شخص پیدا کرتا ہے
جب واہ پرش جگت منہ آوے   بسر ادیش پنتھ تب پاوے
جو وہ شخص دنیا میں آتا ہے   تو بھولا ہوا ملک راستہ پالیتا ہے
نرمل پنتھ واہ آئے بتاوے   سو بھئے پار پنتھ جو پاوے
وہ خالص مذہب آکر بتاتا ہے   جو اُس مذہب کو اختیار کرتا ہے نجات پاتا ہے
ہے پرماتما جگت میں سانچے دھرم کو ہان   پُرکھا ایسا بھیــــــجیــــــو جو ہونبی سمان
کرکرپا بھگوان نے پٹھوا پُرکھا نیک   گوہراوت ہے دیشیو منگیہو وا سے بھیک
اللہ پاک سچے مذہب کو دنیا میں نقصان ہو رہا ہے   ایسا شخص بھیــــــجیــــــو جو سرورانبیاء کی مانند ہو
مولیٰ کریم نے عین مہربانی سے اچھا شخص بھیجا ہے   اے اہل ملک وہ تم کو بلاتا ہے اُس سے بھیکھ مانگو
پریم نگر کا قدیاں کہت ہیں   گیان کی جان پر ندیاں بہت ہیں
پیارے مقام کا نام کدعہ یا قادیاں ہے   وہاں پر معرفت کا دریا بہتا ہے
ہمرے احمد کرشن اوتار   لیکھرام ساڈشت پچھاڑا
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے   لیکھرام جیسے بدزبان کو نیچا دکھایا
بھگتن پر جو کر پاکینی   آتھم مرت پریکھشا دینی

اہل اسلام پر جو مہربانی کی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور آل محمد کو فتح ہوئی

واکی کلمیا اَس جو رابر
مرت کیئس عیسیٰ پیگمبر

ان کا قلم ایسا زور والا ہے
کہ عیسیٰ پیغمبر کی موت قرآن وحدیث سے ثابت کر کے کسر صلیب کی

دیکھ دجّالی ڈشٹ کی آئے آپ رسول
واکی مونڈی کاٹنے ہاتھ لئے ترسول

ترسلیہ کلم ہے جاکے واہ سلطان
ایہہ سے کاٹیں ڈشٹ کا شستر دھار سمان

دجال کا فتنہ دیکھ کر مسیح موعود تشریف لائے
اس تثلیث پرست گروہ کا سر کاٹنے کے لئے ہاتھ میں ترسول لئے ہوئے ہیں

یہ تین پھلوں والا ہتھیار قلم ہے جس کے وہ سلطان ہیں
اس سے صلیب کو گراتے ہیں اور دجال کو ہتھیار بند شخص کی طرح کاٹتے ہیں

دوسر ناؤں مسیحا واکا
جاں کے درش کی راکھوں آشا

اُن کا دوسرا نام مسیح ہے
اُن کے دیدار کی اُمید رکھتا ہوں

بہدا مانس واکے چیرے
تپشی جن گُن وان بتیرے

اکثر لوگ (۳ لاکھ کے قریب) آپ کے خادم ہیں
بڑی تعداد عابد زاہد اور متقی علما کی ہے

مرت بھؤں کا آئے جگاوا
ایسو امرت پینا پلا وا

مُردوں کو اس نے آکر زندہ کر دیا
اُس نے ایسا آب حیات پلایا

پہلے پریم پنتھ جو رانچے
نوردیں پنڈت ودھو سانچے

پہلے جس نے بیعت کی
وہ مولوی نورالدین صاحب بھیروی ہیں

اَس پنڈت اِک اور جو آوا
پڑھسو قرآن جگت بھر ماوا

ایک اور مولوی ایسا آیا
جس نے قرآن پڑھ کر دنیا کو اپنی طرف کھینچا

مترو! تمکا دیہوں کھبریا
سورگ پُری ہے واکی نگریا

دوستو! میں تم کو خبر دیتا ہوں
اُس کے رہنے کی جگہ اِک بہشت ہے

ایشور پُرکھا واہ اُجیارا
احمد ناؤں ہے جگت پیارا

وہ شخص خدا کا برگزیدہ ہے
اُس کا نام احمد ہے جو دنیا میں پیارا ہے

کلو کال کے سنگ اوتارا
مینہدی کہت واکا سنسارا

زمانہ آخر کے حکم اوتار ہیں
اُن کو دنیا میں امام مہدی کہتے ہیں

واکی مہما گیتا گا وے
اَلو بانی نیک بتاوے

اُن کی تعریف گیتا میں ہے
الّو پُستک یا کلام الٰہی خوب بتارہا ہے

گوال پال چلو واکے دوارا
ووہو کرشن گوپال ہمارا

طالبان حق اُن کے دروازہ پر چلو
وہ ہمارا بشیر کرشن ہے

واسُ دیو کے کرشن گھنیّا
کنس ڈشت کے ناش کریّا

ارجن پر جو کرپا کینی
بھارت بھومی واکا دینی

واسُدیو کے بیٹے کرشن جی نے
جو کنس کا ستیاناس کرنے والے ہیں

جب ارجن پر مہربانی فرمائی تو ملک ہند کوروان کر مار کر پانڈوان یعنی ارجن کو دیدیا۔

تیسر پنڈت اس اُجیارا
لکھ پتر پچھّم ہل کارا

تیسرا مولوی ایسا روشن دماغ ہے
اخبار لکھ کر یورپ کو مقابلہ پر بلایا

دھرم ویر چوتھے اسھانے
کفر بھنج سب لوگ بکھانے

چوتھے اِک ایسے حامے دین ہوئے ہیں
کفر کو توڑ کر کے جہان کو سچائی کا راہ دکھایا

سبھ کے پاچھے آئے سوں اِک پنڈت بلوان
سبھ سے آگے نکسیوں ہیا جیا کر دان

سب کے بعد ایک مولوی صاحب آئے جو بڑی زور آور تھے
وہ دل اور جان قربان کر کے سب سے آگے نکل گئے

دھن باد پرماتما جو اس جن اتپن کیں
پاچھے آپرتھم بھئے جگت سیکھشا دین

سبحان اللہ خداوند کریم تو نے ایسا شخص پیدا کیا
جو پیچھے آکر آگے نکل گیا اور دنیا کو سبق دیا

سنیا واکی ادھک بلکاری
رشی منی سبھ شستر دھاری

اُن کی جماعت طاقتور ہے
سب لوگ عابد زاہد اور مجاہد ہیں

شستر واکے اس اجیارے
پچھّم بھومی جا چمکارے

اُن کے ہتھیار ایسے روشن ہیں
کہ ملک یورپ میں جاچمکے ہیں

پتر سے یہ کام نکا سا
کینا ڈشٹ دیت کا ناشا

یہ کام کاغذ سے نکالا ہے
اور دجّال شیطان کا قلع قمع کردیا ہے

کنواں آئے دیش بسراوا
پرنتو وا آپنتھہ بتاوا

کانے دجال نے ملک کو گمراہ کردیا تھا
مگر اُس نے آکر راہ راست بتلادیا ہے

رمضان ماس میں بھیئے اندھیارا
سوریہ چن دیکھس سنسارا

رمضان کے مہینہ میں تیرہویں کو چاند گرہن
اور اٹھائیسویں کو سورج گہن ہوا جو دنیا نے دیکھا

نسدن روگ جگت ماہہ آویں
پرنتو مانس بھئے نہ کھاویں

ہر روز طاعون ہیضہ وغیرہ بیماریاں آتی ہیں
مگر لوگ خوف نہیں کرتے

تارا ٹوٹ اکاش بتاوے
تہ پر جگت دھرم نہ لاوے

ذوالسنین یعنی دمدار ستارہ نکلا اور تاروں نے ٹوٹکر بتایا
اس پر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے

پرتھوی بھونچل توں نوں لائی
جوں خبریا وا بتلائی

زمین پر اُسی طرح بھونچال آیا
جس طرح اُنہوں نے خبر دی تھی

جو ایشور کے دھرمی پُرشا
سیوک بھئے لیت ہیں سکھشا

جو بایمان خدا پرست لوگ ہیں
وہ اُن کے خادم بنکر اُنکی تعلیم حاصل کرتے ہیں

ڈشت مَنیّا پھا لُٹس لیکھا
جو ناہیں ہردے کرت وشیشا

وہ لوگ مردود اور بدبخت ہیں
جو دل میں سوچ نہیں کرتے

سنو سنو اے دیشیو سنھیو ایشور گیاں
واکے چرنن لاگیہو تو بنہیو چتر سجان

نیک سماں ہے وشیو ہر سے کرلو ہیت
انت سمے کچھو نہ بنے جو چڑیاں چگ جہیں کھیت

اے اہل ملک سنو سنو یہ معرفت الٰہی کی بات ہے
اُنکے قدموں میں لگوگے تو دانا اور قابل عزت بن جاؤ گے

اہل ملک یہ بہت اچھا وقت ہے خدا سے محبت کرلو
آخر وقت گذرنے سے کچھ نہ بنے گا جب چڑیاں کھیت چگ جائینگی

ہے مہندی میں تمرو داشا
تو سوامی گُن واں مہاشا

اے امام مہدی موعود میں آپ کا خادم ہوں
تو میرا آقا اور عالم ربّانی ہے

مہرشی عرجی ہمری سنہیو
ہم کا گیانی پُرش بنئہو

اے ولیوں کے سردار میری عرضی سنئے
ہم کو معرفت الٰہی رکھنے والا انسان بنایئے

مہماں مَیں کا کروں بچارا
تمری کرت کہت جگ ہارا

میں غریب آپ کی کیاں تعریف کروں
تمام زمانہ آپ کی مدح سرائی کرتا ہے

پکش پات ہم نے نہیں راکھا
قرآن کتاب سہت مت بھاکھا

میں نے کسی کی طرفداری نہیں کی
محض قرآن و حدیث کے مطابق لکھا ہے

تپ لگ سُندرم چھپے کوئی
بنا تہارے پار نہ ہوئی

اگر کوئی اب خدا کا مقرب ہونا چاہے
تو بغیر تمہارے پار نہیں ہو سکتا

تمھوں امام اس اپن اوپارا
تمھوں سدھ میت کرتا را

تم خدا کے برگزیدہ امام ہو
اور تم خدا کے خاص پیارے ہو

عرج کروں تمسوں کر جوری
دور پر اہوں لوسدھ موری

میں عاجزی سے عرض کرتا ہوں
اور میں دور پڑا ہوں میری خبر لیجئے

مورپری منجھدارا نَیّا
تم بن اور نہ کوؤ کھویّا

میری کشتی بھنور میں ہے
آپ کے سوا کوئی ملاح نہیں ہے

تم ہو ہمرے نیک کھویا
پار کرو نرگن ہوں دیّا

آپ ہی ہمارے اچھے ناخدا ہیں
پار کرو میرے آقا میں نادار عاجز ہوں

گوالن پورب دیش سے ٹھاڈی دوار کا آئے
مہامنت کے لالچی کرپا کرو چیت

آپ کا خادم پورب ملک سے دارالامان حاضر ہوا
غلام احمد دل لگا کر توجہ فرمایئے

(رسالہ ”کرشن اوتار“ مصنفہ اے آر رہبر احمدی مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان دارالامان ۱۵ جون ۱۹۰۵ء باہتمام حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی مالک پریس)

☆☆☆☆☆

عملی حالت میں
اصلاح کے بغیر حقیقی ترقی ممکن نہیں

............(عطاء الرحمٰن خالد استاد جامعہ احمدیہ قادیان)............

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے: فَاتَّقُوْا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْ ذَات بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ۔ (سورۃ الانفال:۲)

یعنی پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں اصلاح کی کوشش کرو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

قرآن کریم میں جہاں کہیں ایمان کا ذکر آتا ہے اسے عمل صالح کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مشروط کر دیا ہے یعنی ایمان کی تکمیل تب ہوگی جب اس کے ساتھ نیک اعمال کے ذریعہ مومن اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرتا ہوگا۔ نیک اعمال کے بغیر ایمان کا دعویٰ کرنا خود کو دھوکا دینا ہے۔ جب تک انسان اپنے اعمال اور حرکات واقوال وافعال کی اصلاح نہیں کرتا وہ حقیقی مقصد کو حاصل نہیں کرسکتا۔ نیک اعمال سے بھرا ہوا ایمان ہی انسان میں نیک تبدیلی اور تقویٰ پیدا کرسکتا ہے۔ ورنہ دنیا میں خشک ایمان کے دعویدار کروڑوں مسلمان ہیں جو کہ آج دنیا میں بدترین مخلوق کی سی زندگی بسر کررہے ہیں۔ ان کی یہ حالت اس لئے ہوئی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق اپنے ایمان کو نیک اعمال کے ذریعہ باثمر نہیں بنایا اور اپنی اخلاقی روحانی اصلاح وتربیت سے محروم ہوگئے۔ جب تک انسان خود کوشش نہ کرے یا اس کے اندر احساس پیدا نہ ہو تب تک اس میں روحانی اخلاقی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی۔ عملی زندگی میں اصلاح کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ کسی مریض کے مرض کی پہچان کے بعد اس کے لئے طبیب مقرر کیا جاتا ہے اور طبیب جو بھی دوا تجویز کرتا ہے جن چیزوں کے استعمال سے اس مریض کو پرہیز کرنے کی ہدایت دیتا ہے، اگر وہ مریض اپنے طبیب کے بتائے ہوئے نسخہ کو ٹھیک ٹھیک استعمال کرے تو صحت حاصل کرسکتا ہے اور اگر اس نے طبیب کی ہدایات کے مطابق دواؤں کا استعمال نہیں کیا اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا اس کے لئے ضروری تھا ان چیزوں سے پرہیز نہیں کیا تو وہ طبیب کے اور دوا کے ہوتے ہوئے بھی صحیح عمل نہ کرنے کی وجہ سے بیماری سے نجات نہیں پاسکتا اور بیماری بڑھتی جاتی ہے اور آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر انسان وقت پر اپنی عملی زندگی میں صحیح اصلاح کرلے تو وہ ضرور کامیابی کی منزلیں طے کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ہر کمزوری سے فوری توبہ کرنے کو تیار ہو جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ ’’ہاں مگر جنہوں نے توبہ کرلی اور اصلاح کرلی اور (خدا کے احکام کو) کھول کر بیان کر دیا تو ایسے لوگوں پر میں فضل کے ساتھ توجہ کروں گا‘‘ (البقرہ:۱۶۱)

اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ انسان دنیا میں عملی انقلاب پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور وہ بچپن سے ہی اپنی عملی زندگی میں اصلاح کے ذریعہ سے دوسروں کے لئے نمونہ بنتے ہیں اور نیکی اور پاکیزگی کا بیج بو کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ جو کوشش اور محنت کرنے والے لوگ ہیں وہ ان کے نمونہ اور عمل کے بیج سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو بھی انہیں پاک لوگوں کی زندگی کی طرح پاک اور طیب بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا کہ ہم نہ صرف آپ پر ایمان لائیں بلکہ آپ کے نقشِ قدم پر چلکر آپ کا نمونہ بن جائیں یعنی ہمارے اندر بھی وہ خوبیاں پیدا ہوں جو خوبیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھیں۔ اور یہ ناممکن نہیں ہے۔ کیونکہ ہزاروں اور لاکھوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی پیروی کی برکت سے خود کو ستاروں کی طرح روشن کیا اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے وہ فیض پایا جو اس سے قبل امت مسلمہ میں سے کسی فرد کو نصیب نہ ہوا تھا یعنی مقام نبوت۔ ہم احمدیوں کو بار بار اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں ہم نے جس کی بیعت کی ہے اس نے ہمارے لئے یہ راستہ کھول دیا ہے جس کو کہ دوسرے مسلمان اپنے روحانی اندھے پن کی وجہ سے بند سمجھ بیٹھے تھے اور وہ راستہ ہے روحانی انعامات کے حصول کا راستہ جس کے لئے ہم دن رات دعائیں بھی کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ اس راستہ میں چلتے ہوئے اگر ہم نبی نہیں بن سکتے تو صدیق بن سکتے ہیں اور اگر صدیق نہیں بن سکتے تو شہید بن سکتے ہیں اور اگر شہید بھی بن نہیں سکتے تو صالح تو بن سکتے ہیں اور اگر صالح بھی نہیں بن سکتے تو دس شرائط بیعت پر عمل کرنے کا عہد کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی پاک جماعت میں شامل ہونے کا ہمارا دعویٰ جھوٹا ہے۔ کیونکہ جو اپنی عملی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی پاک ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اصلاح کی کوشش کریگا وہ ضرور صالح بن جائے گا عملی زندگی میں اصلاح کرنے کے نتیجہ میں ضرور ایک مسلمان صالح بن سکتا ہے اور روحانی انعامات میں سے یہ انعام سب سے کم درجہ کا یعنی ابتدائی انعام ہے۔ تو کیا ہم اس انعام کو حاصل کرنے کے لئے کوشش اور جدو جہد نہیں کر سکتے؟ اگر نہیں کر سکتے تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی اور ہم خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارنے والے ہوں گے کیونکہ دنیاوی فوائد یا ترقی کے حصول میں تو بعض لوگ ظلم اور بے انصافی کے ساتھ راستے میں حائل ہو جاتے ہیں مگر روحانی ترقی اور قرب الٰہی کے راستہ میں کوئی انسان حائل نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہم خود غفلت اور سستی کی چادر اوڑھ کر سوئے نہ رہیں اور نفسانی خواہشات کے غلام نہ بن جائیں۔ کوئی ہمارا تہجد پڑھنے، دوسرے نوافل ادا کرنے، نماز میں اوّل صف میں کھڑا ہونے اور مسجد میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے ذکر الٰہی میں وقت گذارنے سے نہیں روکتا۔ کوئی روزہ رکھنے سے نہیں روکتا۔ کوئی سچ بولنے سے نہیں روکتا۔ ان نیکیوں سے اگر ہم میں سے کوئی محروم ہوتا ہے تو وہ اپنی ہی کوتاہی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب کوئی ہمارا راستہ نہیں روک رہا ہے تو کیوں نہ ہم قرآن کریم کے اس اصول کو اپنائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاستبقوا الخیرات۔ یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

ہم میں سے اکثر تعلیم یافتہ لوگوں کو اس بات کا بھی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو عمل صالح کے ساتھ مشروط کر دیا ہے یا پھر دوسرے لفظ میں ایمان اور عمل صالح کو لازم وملزوم قرار دیا ہے چنانچہ چند نمونے پیش ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں انہیں ہم ضرور ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔‘‘ (نساء:۵۸)

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں (ان کو یاد رہے کہ) ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ وہ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ (الاعراف:۴۳)

’’پس جو کوئی توبہ کرے گا اور ایمان لائے گا اور مناسب حال عمل کرے گا قریب ہوگا کہ وہ بامراد لوگوں میں شامل ہو جائے۔‘‘ (القصص:۶۸)

پھر اعمال کی اصلاح کے دو ذرائع قرآن کریم نے بیان کئے یعنی تقویٰ اللہ اور قول سدید چنانچہ فرمایا: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَقُوْلُوْاقَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِح لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوزًا عَظِیْمًا۔ (سورہ الاحزاب:۷۲-۷۱) یعنی ’’اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی اور سچی بات کہو (اگر تم ایسا کروگے) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔‘‘

اسی طرح جو لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اپنے اعمال میں اصلاح نہیں کرتے اور صرف دکھاوا اور قولی اقرار کو کافی سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کو قرآن کریم میں قردۃً خاسئین اور حمار وغیرہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے مگر دوسری طرف جو لوگ ایمان لانے کے بعد ایمان کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ اور خدا کے رسول کی ہدایات واحکامات پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں اپنا نیک عملی نمونہ پیش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اس نے پیار سے عباد الرحمٰن اور ابرار کے نام سے یاد کیا ہے اور ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ لھم البشریٰ فی الدنیا والاٰخِرَۃ یعنی ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں خوشیاں ہی خوشیاں ہیں اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے۔ حقیقت یہی ہے کہ انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ انبیاء علیھم السلام کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو ان پاک بندوں کی زندگیوں کی طرح نیکی اور تقویٰ کی راہ پر نہیں لگاتا۔ جو انسان سچائی پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور عملاً باطل پرست اور بدراہوں پر قدم مارنے والا ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور منافق ٹھہرتا ہے۔ ایسا انسان خود بھی نامراد ہلاک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرنے کا باعث بنتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کو بدترین عذاب کا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ آگ کے نچلے حصہ میں داخل ہوگا کیونکہ ایسا انسان منہ سے کچھ کہتا ہے اور عملاً اپنے قول کے برخلاف چلتا ہے اور سراسر دوسروں کو دھوکہ دے رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا خالص دل ہو کر پاک قول کی عادت ڈالتے ہوئے نیک اور پاک اعمال کی کوشش میں جو لگا رہتا ہے آخرکار اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں ضرور تبدیلی فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں‘‘۔ (ازالہ اوہام)

آج کا دور دینوی تعلیم وتہذیب کے لحاظ سے نہایت ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے اور لوگوں میں اسلام کی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی ذات کو اسلام کی پاک تعلیمات سے مزیّن اور دلچسپ بنانا ہوگا۔ اور خلوص اور پاک باطنی کا ثبوت دینا ہوگا۔ ورنہ بے شمار باطل مذاہب کے منادی و پرچارک ہیں جو دنیا میں لوگوں کو جھوٹا اخلاص اور بناوٹی ہمدردی کے پھندے میں پھانس رہے ہیں۔ اسی لئے ہی سچائی کے متلاشی لوگوں میں خوف اور شک بڑھتا جارہا ہے اور وہ صرف تعلیم کی فضیلت اور خوبصورتی پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے وہ سچا اخلاص اور حقیقی ہمدردی کے متلاشی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ

’’اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سوتم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا اور بعد میں اُن کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں۔ اور ابتداء سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو تیری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ھائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قادیان: لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرانتظام جلسہ کا انعقاد مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء ٹھیک ۹ بجے (صبح) مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ سابقہ انبیاء اور کتب کی پیشگوئیوں کی روشنی میں''، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے ''آنحضرت ﷺ کے ذریعہ پیدا کردہ روحانی انقلاب'' پر تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنی صدارتی تقریر میں درود شریف کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آج دشمن ہمارے نبی پاکؐ پر ناپاک الزام لگانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے فرمایا ہے کہ اس کے جواب میں ہمیشہ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ بعدۂ اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (طاہر احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ نور)

کشن گڑھ: مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کشن گڑھ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسے کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نعت پیش کی گئی اور مکرم شہاب الدین صاحب، مکرم رمضان علی صاحب معلم، مکرم سید مزمل احمد صاحب معلم اور خاکسار میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا اور جلسہ میں شریک احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں شامل مستورات کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔ (میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ کشن گڑھ)

اندورہ: مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ اندورہ میں منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد ابراہیم خان صاحب زعیم انصاراللہ نے کی۔ تلاوت کلام پاک، نظم کے بعد مکرم راجہ طارق احمد خان صاحب معلم یاری پورہ، مکرم محمد مقبول احمد صاحب حامد نے تقریر کی۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (راجہ منظور احمد خان صدر جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر)

مسکرا و راٹھ: مورخہ ۴/اپریل ۲۰۰۷ء کو مسکرا میں بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم جابر احمد خان صاحب، مکرم طارق احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں تمام احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ اسی طرح مورخہ یکم اپریل کو جماعت احمدیہ راٹھ نے بھی جلسہ سیرت النبیؐ منایا۔ جس میں وکلاء، افسران، ڈاکٹر اور پروفیسر صاحبان شامل تھے۔ خاکسار نے بھی اس جلسہ میں تقریر کی۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ احمدیہ مسکرا۔ یوپی)

اٹارسی: مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرو عشاء مسجد احمدیہ اٹارسی میں جلسہ مکرم انوار حسین صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

یادگیر: مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۷ء کو رات ٹھیک ۹ بجے جلسہ مسجد احمدیہ یادگیر کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شہر کے معزز افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر ویرتسونت ریڈی صاحب ایم ایل اے تھے۔ اس بابرکت جلسہ کی صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی۔ تلاوت کے بعد مہمانان کرام کی گلپوشی کی گئی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ تیماپور نے بعنوان مذہبی رواداری۔ دوسری تقریر جو کنڑا زبان میں ہوئی مکرم محمد اسماعیل صاحب دیودرگی نے بعنوان آنحضور صلعم کا غیروں سے حسن سلوک پر فرمائی۔

بعدۂ مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر ویرتسونت ریڈی صاحب ایم ایل اے نے اور جناب بسوراج ایس جیس صاحب اور ڈاکٹر ایس ایل جنکیال صاحب تحصیلدار بیدر ضلع نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تیسری تقریر محترم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر تحقیقی جہاد کے عنوان پر کی۔ صدارتی خطاب وشکریہ کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے تمام معزز مہمانوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قرآن مجید کنڑا کا تحفہ پیش کیا جس کو معزز مہمانوں نے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ بعد دُعا کے جلسہ اختتام ہوا۔ تمام حاضرین میں مشروبات وشیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمود احمد گلبرگی نمائندہ اخبار بدر یادگیر کرناٹک)

یاری پورہ: ۱۴/اپریل بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جلسہ زیر صدارت محترم میر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد خاکسار اور مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ۔ مکرم جمیل احمد صاحب خان معلم اور آخر پر صدر اجلاس نے تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا اِس موقعہ پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (اعجاز احمد لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کشمیر)

بلارپور: مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو سرکاہذا کے دو مقامات پر جلسہ گیا جماعت احمدیہ مکل میٹا میں یہ جلسہ مکرم سید سعداللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ نظام نائب صدر جماعت مکل میٹا اور مولوی جعفر علی خان معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کی گئی اور حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

امبھے جھری: اسی طرح جماعت احمدیہ امبے جھری میں یہ جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم شیخ شبیر پاشا صدر جماعت احمدیہ امبھے جھری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی شیخ یعقوب علی، مولوی سید یعقوب علی، مولوی محمد فض عمر معلم سلسلہ اور عزیزم سید اظہر الدین کی تقریر ہوئیں۔ صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کو دن بدن ترقی سے نوازے۔ آمین

(شیخ اسحاق احمد سرکل انچارج بلارپور)

سکندرآباد: مورخہ یکم اپریل کو بعد نماز عصر مسجد نور سکندرآباد میں محترم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، محترم مبارک احمد صاحب چیمہ خصوصی مہمانان کے طور پر سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں سیرت آنحضرت ﷺ کے چند پہلوؤں کو پیش کیا۔ ایک نظم کے بعد محترم عارف قریشی صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

گلبرگہ: مورخہ یکم اپریل کو بمقام احمدیہ دارالذکر زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ گلبرگہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد نور، عزیزم عبدالحکیم، مکرم ظفر احمدی صاحب شہنہ، عزیزم محمد جلیل اللہ اور عزیزم فراست نوید اُستاد کی تقاریر ہوئیں جو آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تھیں دوران جلسہ دو نظمیں بھی ہوئیں۔ خاکسار کی تقریر اور صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ بعدہ حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی۔

پرِدا (چھتیس گڑھ): مورخہ یکم اپریل 2007 کو دوپہر ٹھیک ۲ بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جملہ متعین معلمین کرام کے علاوہ لقمان احمد شاہ، محمد طاہر دانی کی تقاریر ہوئیں سید قمرالدین شاہ صاحب سیکرٹری مال بسنہ، ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ دُعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ (حلیم احمد خان مبلغ سلسلہ چھتیس گڑھ)

نرگائوں: مورخہ یکم اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ نرگاؤں میں زیر صدارت مکرم ضیافت خان صاحب نائب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم میر رحمت علی صاحب، مکرم شعیب احمد صاحب (کیرنگ)، مکرم نواب خان صاحب، مکرم مولوی اسماعیل خان صاحب سرکل انچارج کیرنگ، مکرم مولوی حفیظ الہ دین صاحب اور خاکسار محمد احمد معلم سلسلہ نرگاؤں نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ تواضع کا انتظام تھا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اور آخر میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (محمد احمد معلم سلسلہ نرگاؤں اڑیسہ)

بھونیشور: مورخہ 2.4.07 کو زیر صدارت مکرم امیر جماعت احمدیہ بھونیشور اڑیسہ جلسہ منعقد ہوا، تلاوت ونظم کے بعد سید وثیق الدین صاحب، سید تقی الدین احمد شاہ قادری، سید مبشر احمد، سید نصیر الدین اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ آخر میں امیر صاحب کے خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

اراڈاپلی: مورخہ 6.4.07 کو بعد نماز جمعہ مکرم شیخ کریم صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم زین العابدین سرکل انچارج ورنگل، اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم سرکل انچارج ورنگل نے دُعا کروائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں کل 34 افراد حاضر ہوئے۔ (مرزا انعام الکبر معلم وقف جدید بیرون اراڈاپلی)

برہ پورہ سرکل (بھاگلپور): مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو احمدیہ مسجد برہ پورہ میں بعد نماز ظہر عصر زیر صدارت مکرم سید عبدالفہیم صاحب جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد عزیزم سید ابوطاہر، عزیزم ابوقاسم اور خاکسار نے تقاریر کیں، آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

(سید محمد آفاق احمد معلم برہ پورہ)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ: مورخہ ۴/اپریل کو بعد نماز ظہر بمقام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ جلسہ منعقد کیا گیا اس جلسہ میں لجنہ کی ۵۷ ممبرات نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ اور نائب صدر محترمہ افسر قادر صاحبہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار، اسماء رفیق صاحبہ، محترمہ عصمت فضل صاحبہ، عزیزہ صدیقہ بیگم صاحب، محترمہ عفت شمیم صاحبہ، عزیزہ نازیہ بیگم صاحبہ کی تقاریر ہوئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تھیں۔ دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (راشدہ بشارت نائب جنرل سیکرٹری)

اسلام میں جہاد کی حقیقت کے موضوع پر جامعة المبشرین قادیان میں سیمینار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۷ کو بعد نماز مغرب وعشاء جامعة المبشرین کے گراؤنڈ میں محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ''اسلام میں جہاد کی حقیقت'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعة المبشرین نے تعارفی تقریر کی اور سیمینار کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے محترم صدر صاحب اور مہمان خصوصی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

سیمینار کی پہلی تقریر عزیز افضال احمد نے ''اسلام میں جہاد کی تعلیم از روئے قرآن وحدیث'' کے موضوع پر دوسری تقریر عزیز عبدالمحسن نے ''حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی جہاد کی حقیقت'' تیسری تقریر عزیز رضوان احمد شہباز نے ''دیگر ادیان عالم میں جہاد کا تصور اور اسلامی جہاد کی حقیقت'' اور چوتھی تقریر عزیز مقبول احمد نے ''اسلامی جہاد پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات'' کے موضوع پر کی۔ان تمام طلباء نے نہایت ہی احسن رنگ میں اپنے اپنے موضوع پر روشنی ڈالی۔طلباء کی تقاریر کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج کل جو جہاد مسلمانوں میں معروف ہے وہ صرف جنگ وقتال ہے اور بدقسمتی سے مسلمانوں نے جہاد کبیر اور جہاد اکبر کو فراموش کر دیا ہے۔اسلام جہاد بالسیف کی اجازت اس وقت دیتا ہے جب ربنا اللہ کہنے سے روکا جائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو خدائے واحد کی عبادت چھوڑ دینے کیلئے ہر قسم کے لالچ دیئے گئے۔مگر جب توحید کے پرستار ربنا اللہ کہنے سے نہ رکے تو کفار نے ظلم ڈھانے شروع کئے اور ان مظالم کی انتہا کر دی۔اور قریب تھا کہ توحید کے پرستار ہلاک ہو جاتے تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنگ کی اجازت دی۔جنگ بدر کے حالات بتاتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے میدان بدر میں گئے کسی ظاہری طاقت کے بل بوتے پر نہیں۔میدان بدر میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق آپ ﷺ کی تائید ونصرت عطا فرمائی۔اور عظیم الشان فتح سے نوازا اور پھر کفار کے بالمقابل نہایت ہی کمزور مسلمانوں کو جنگ پر آمادہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ایک زبردست ثبوت ہے اور یہ آپ کا ایک اعجازی نشان بھی ہے۔بعد ازاں جب مسلمان طاقتور ہو گئے اور خلافت راشدہ کا دور ختم ہوا۔سیاسی اور جغرافیائی یا علاقائی جنگوں ک جہاد کا نام دیا گیا۔اور اسلامی جہاد کے پاک تصور کو بدنما شکل میں پیش کیا گیا۔جہاد کے بابت جو غلطی مسلمانوں میں پیدا ہوگئی اس کی اصلاح بھی مسیح موعودؑ کے ذریعہ مقدر تھی۔کیونکہ آنے والے مسیح کے متعلق یہ پیشگوئی تھی کہ وہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔اور اس کے ذریعہ سے امن اور صلح کی بنیاد ڈالی جائیگی۔پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب ربنا اللہ کہنے سے روکا گیا اور مسلمانوں پر انتہائی ظلم ڈھائے گئے اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ کمزور اور نہتے مسلمانوں کو اعجازی رنگ میں دفاعی جنگوں پر آمادہ کیا۔اسی طرح آپ ﷺ کے ظل کامل حضرت مسیح موعودؑ نے اعجازی رنگ میں اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ سے عملی رنگ میں جہاد کے متعلق غلط تصور کا ازالہ کیا۔امن اور صلح کی بنیاد ڈالی اور عفو اور درگزر کی تعلیم دی۔اور آج اکثر مسلمان خواہ کھل کر نہ سہی مگر دل سے اس بات کے معترف ہیں کہ جہاد کی وہی تشریح اور حقیقت ہے جو امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کی۔ایسے مسلمانوں پر آپؑ کے ایک شعر کا یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

موصوف نے اپنے خطاب میں طلباء کی اس سیمینار کے لئے بہترین تیاری اور اپنے اپنے موضوع کو بہترین رنگ میں پیش کرنے پر تعریف کی۔

سیمینار کے اختتام پر محترم ناظر صاحب تعلیم نے بھی ایک مختصر خطاب فرمایا۔سیمینار کی کامیابی پر انتظامیہ جامعة المبشرین وطلباء کو مبارکباد دی۔اور شکریہ ادا کیا۔اور مقررین طلباء کی بہترین رنگ میں تیاری اور بہتر رنگ میں اپنے اپنے موضوع کو پیش کرنے پر سراہنا کی۔اور طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔کہ مسئلہ جہاد کے متعلق قرآن کریم اور احادیث کے ارشادات کو غور سے پڑھنا چاہئے۔اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کرام نے جو اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔اس کا بھی مطالعہ ہونا چاہئے۔جب ہم قرآن کریم، احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات پر غور کریں گے۔تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اس مسئلہ کے بہت سے پہلو ہمارے سامنے آئیں گے۔اس سلسلہ میں آپ نے بعض پہلوؤں کو بطور نمونہ پیش کیا۔فجزاھم اللہ خیراً۔سیمینار کے اختتام پر مہمان خصوصی محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے دعا کروائی۔(محمد عارف ربانی استاذ جامعة المبشرین قادیان)

دفتر وقفِ نو قادیان کی مساعی

تحریک ''وقف نو'' کے تحت قادیان میں اس وقت ۳۴۰ واقفین واقفات ہیں۔جن کی تعلیم وتربیت کے لئے ہر حلقہ میں متعین سیکرٹری وسیکرٹریات حتی المقدور کوشش میں مصروف ہیں۔

جنوری فروری مارچ میں واقفین وواقفات کے پردے کی رعایت سے جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔جن میں علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں اور واقفین واقفات سے بھی نظم تلاوت اور مختلف موضوعات پر مناسب موقعہ تقاریر کروائی گئیں۔مختلف حلقہ جات میں متعین سیکرٹریات نے تعلیمی تربیتی کلاسوں کا بھی اہتمام کیا۔علاوہ ازیں واقفین نو نے قادیان کی مساجد میں جاری تعلیم القرآن کلاسز سے بھی استفادہ کیا۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی خوشی میں سکرٹریات نے کلوا جمیعا اور کوئز کا پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔واقفات نے ذوق وشوق سے کثیر تعداد میں شریک ہوکر پروگرام کو کامیاب بنایا۔ماہ مارچ میں مرکزی دفتر ''وقف نو'' کے زیر انتظام محترم نائب ناظر صاحب تعلیم برائے وقف نو کی قیادت میں جامعہ احمدیہ اور جامعة المبشرین میں زیر تعلیم ۶۵ واقفین نو کی ہوشیار پور کی زیارت کروائی گئی۔اس سفر سے واقفین کی معلومات میں اضافہ ہوا۔ہوشیار پور کی تاریخی اہمیت وعظمت پر جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم محمد حمید صاحب کوثر نے روشنی ڈالی۔جزاکم اللہ۔

مورخہ ۲۷/مارچ کو محترم صدر صاحب عمومی کی صدارت میں جلسہ یوم والدین کا انعقاد عمل میں آیا۔اس جلسہ میں محترم ناظر صاحب تعلیم نے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نظارت کے واقفین سے متعلق مفید پروگراموں سے آگاہ فرمایا۔محترم صدر صاحب جلسہ اور مکرم سکرٹری صاحب وقف نو نے بھی حاضر احباب ومستورات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔حال ہی میں نائب ناظر صاحب تعلیم برائے وقف نو کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ محمد اسماعیل صاحب طاہر کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔چنانچہ دفتر وقف نو قادیان نے موصوف کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی۔محترم صدر صاحب عمومی اور محترم نائب ناظر صاحب تعلیم برائے وقف نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشادات کی روشنی میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بہتر رنگ میں انجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔قارئین بدر سے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (عبدالمومن راشد انچارج دفتر وقف نو قادیان)

''آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو''

تحریک جدید سے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولولہ انگیز ارشادات

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ''سیر روحانی'' کے زیر عنوان کئی سالوں سے جاری اپنی معرکۂ آراء تقاریر کے تسلسل میں جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۸/دسمبر ۱۹۵۳ء کے حاضرین اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے تمام فدایان احمدیت کو انتہائی پُرشوکت اور جلالی الفاظ میں مخاطب کر کے فرمایا:

''اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے۔اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔اَے آسمانی بادشاہت کے موسیقار!!!.......ایک بار پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرناء میں بھر دو.....کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں۔تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے۔اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔سیدھے آؤ اور خدا تعالیٰ کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے۔اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے۔اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ے۔پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔میری آواز نہیں۔میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔تم میری بات مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو!!!.......اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔'' (سیرِ روحانی مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن صفحہ ۶۱۹ و ۶۲۰)

اس تعلق سے حضورؓ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا: ''اِس وقت خدا تعالیٰ نے دین کی ترقی میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔جو میرے پیچھے چلے گا خدا کی طرف سے رحمت کے دروازے اُس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اُس پر بند کر دیئے جائیں گے۔ (کتاب مالی قربانیاں) نیز فرمایا:

''تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔'' (اُنیس سالہ کتاب صفحہ ۷)

سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے یہ پُرشوکت اور ولولہ انگیز ارشادات ہر فرد جماعت کو دعوت فکر وعمل دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان بصیرت افروز الفاظ کی گہرائیوں میں اترنے اور حضورؓ کی نیک اور بلند توقعات کے مطابق تحریک جدید کے جہاد کبیر میں تا حد استطاعت معیاری قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16339 :: میں راشدہ بیگم زوجہ منور احمد صاحب شاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پرائیویٹ عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر 10000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی سیٹ ایک عدد 12 گرام 22 کیرٹ، انگوٹھی ایک عدد 3 گرام 22 کیرٹ، بالی ایک جوڑی 5 گرام کل وزن 20 گرام کل قیمت 14000 روپئے۔میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔ گواہ منور احمد شاہد الامۃ راشدہ بیگم گواہ محمد انور احمد

وصیت 16340 :: میں سیدہ قدسیہ ناصر زوجہ ناصر احمد طارق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر 51000 روپئے وصول شد۔زیور طلائی سیٹ دو عدد 65.210 گرام، لچھا طلائی ایک عدد 11.360 گرام، انگوٹھی 5 عدد 19.140 گرام، چین طلائی ایک عدد 20.190 گرام، بالیاں ایک جوڑی 10 گرام، کنگن 4 عدد 45.750 گرام۔کل وزن 171.65 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 115000 روپئے۔نقرئی کڑے ۲ عدد 20 گرام، سیٹ ایک عدد 17 گرام، پازیب ایک جوڑی 22 گرام کل قیمت 590 روپئے۔میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ شوہر کی آمد 1050 سعودی ریال ماہانہ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔ گواہ ناصر احمد طارق الامۃ سیدہ قدسیہ ناصر گواہ محمد انور احمد

وصیت 16341 :: میں حلیمہ بیگم زوجہ شریف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر 13000 روپئے وصول شد، زیور طلائی ہار کانٹے سیٹ 22 کیرٹ 42.720 گرام، انگوٹھیاں 4 عدد 16 گرام، ایک عدد منکوں والا ہار کرسٹل گولڈ 6 گرام، ایک جوڑی ٹاپس 3 گرام، کوکے 4 عدد 2 گرام کل وزن 69.720 گرام کل قیمت 51592 روپئے۔زیورات نقرئی: دو سیٹ، ایک جوڑی کانٹے، ایک جوڑی پازیب و تین عدد انگوٹھیاں کل وزن 195 گرام قیمت 2437 روپئے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شریف احمد الامۃ حلیمہ بیگم گواہ منیر احمد

وصیت 16342 :: میں شاہدہ فرید زوجہ فاروق احمد فرید معلم وقف جدید بیرون قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان (ننگل) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر 12000 روپئے بذمہ خاوند، حق مہر کی رقم 18000 روپئے کے زیور بنوائے تھے۔ کچھ گم ہوگیا باقی زیورات طلائی ہار، انگوٹھی 22 کیرٹ دو تولے 12000 روپئے۔نقرئی زیور 12 تولے قیمت 1200 روپئے۔ میرا گزارا آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جنوری 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق احمد فرید الامۃ شاہدہ فرید گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16343 :: میں فاروق احمد فرید معلم وقف جدید بیرون ولد سید محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ننگل میں ایک مکان ہم دو بھائیوں میں مشترکہ ہے۔8 مرلہ پر مشتمل ہے۔ قیمت اندازاً 3 لاکھ روپئے، درہ ڈلیاں (پونچھ) میں تین کنال زمین بھی ہم دونوں بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ قیمت اندازاً 150000 روپئے، ننگل (قادیان) میں 5 مرلہ کا پلاٹ مشترکہ دونوں بھائیوں کا ہے۔ایک عدد موٹر سائیکل جو ابھی فنانس پر ہے۔زمین سے آمد سالانہ 300 روپئے ہے۔میرا گزارا آمد از...... ماہانہ......روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جنوری 2006ء سے نافذ کی جائے۔ گواہ سید محمد العبد فاروق احمد فرید گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16344 :: میں وسیم احمد عظیم ولد عبد العظیم قوم احمدی پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ایک پلاٹ چار مرلہ واقع ننگل باغبانہ قادیان۔جس کی مالیت بوقت خرید بمورخہ دسمبر 2003ء 32000 روپئے تھی۔ میرا گزارا آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد عبد النعیم العبد وسیم احمد عظیم گواہ طاہر احمد ننگلی

وصیت 16345 :: میں ایس وی کنچائی شاہ زوجہ ای مصطفیٰ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-02-17 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔مکان و زمین خسرہ نمبر 2/80- 20 سینٹ، زیور طلائی ایک عدد ہار 24 گرام قیمت 12600 روپئے، ہار ایک 40 گرام قیمت 21000 روپئے، بالیاں ایک سیٹ 4 گرام قیمت 2100 روپئے، انگوٹھی 4 گرام قیمت 2100، ہاتھوں میں پہننے والی بریسلیٹ 32 گرام قیمت 16800 روپئے، زیورات 21 کیرٹ۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارا آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ ای مصطفیٰ الامۃ ایس وی کنچائی شاہ گواہ ایم علی کنجو

وصیت 16346 :: میں طیبہ زوجہ علی کنہی اے قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن ایری پورم ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-05-2 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی چوڑیاں پانچ عدد وزن 86.410 گرام، چین ۳ عدد 94.510 گرام، اسٹڈ 10.690 گرام، انگوٹھیاں دو عدد 5.270 گرام۔ قیمت اندازاً 115370 روپئے (22 کیرٹ)۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ اے علی کنہی الامۃ طیبہ گواہ ناصر احمد

وصیت 16347 :: میں حسین الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-6-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارا آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبید الرحمٰن العبد حسین الرحمٰن گواہ حبیب الرحمٰن

قرار داد ھائے تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

منجانب جماعت احمدیہ جموں و کشمیر

ہم افراد جماعت احمدیہ جموں و کشمیر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی رحلت پر نہایت ہی افسوس اور دُکھ بھرے جذبات سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

دنیا بھی اِک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے
رہنے کی یہ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

آپ نے متعدد عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز ہو کر ان عظیم ذمہ داریوں کو باحسن و خوبی نبھایا۔ اور اپنی خداداد ذہانت و مطانت اور مؤمنانہ فراست سے ہر شعبہ میں نئی روح پھونک دی۔ تقسیم ہند کے بعد ہندوستان کی جماعتوں کو مضبوط و منظّم بنانے میں آپ محترم نے کلیدی رول ادا فرمایا۔ ہر احمدی خاندان سے پوری جان پہچان اور اس طرح کا ذاتی تعارف حاصل تھا کہ ہر خاندان کا شجرۂ نسب تک زبانی یاد تھا۔ افراد جماعت کشمیر کے ساتھ خاص لگاؤ اور انس و محبت تھی اور کشمیر کے ہر فرد جماعت کے دل میں آپ محترم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ پہلے آپ تقریباً ہر سال کشمیر کی جماعتوں کا دورہ فرماتے تھے۔ لیکن کشمیر میں خرابیٔ حالات کے بعد لگ بھگ بیس سال بعد پچھلے سال نومبر ۲۰۰۶ء کے مہینہ میں آپ پھر ایک بار باوجود ناسازیٔ صحت اور انتہائی کمزوری کے کشمیر کی جماعتوں کا تفصیلی دورہ کیا۔ اور افراد جماعت کے دلوں میں ایک نیا جذبہ خلوص جوش اور بیداری پیدا کر گئے۔

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ جموں و کشمیر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اس سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے دُکھ اور افسوس کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کی رحلت سے جو خلا واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اُسے پُر فرمائے۔ اور نعم البدل عطا کر کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

منجانب جماعت احمدیہ صوبہ بہار

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی رحلت ہمارے لئے نہایت افسوس و غم کا موجب ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی پُر وقار پُر خلوص شخصیت کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی ہندوستان کی جماعت کے لئے بے لوث خدمات اور عظیم قربانی ہمارے لیئے قابل تقلید ہے۔ صوبہ بہار کے تمام احمدی حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر غم زدہ ہیں اور دل کی گہرائیوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی اہلیہ و دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آپ مرحوم کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ آپ کا محبت سے ملنا آپ کی دعا اور آپ کی قربانی ہمارے لئے مشعلہ راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے بہتری کے سامان پیدا کرے۔

منجانب مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بہار

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی رحلت جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے ایک المناک سانحہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجلس خدام الاحمدیہ بہار نہایت افسوس اور تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات میں بلند فرمائے۔ جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ ہائے بھارت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب جماعت احمدیہ صوبہ اُڑیسہ

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ صوبہ اُڑیسہ محترم حضرت میاں صاحب کی رحلت پر نہایت افسوس اور دُکھ بھرے جذبات سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت میاں صاحب کو احباب جماعت احمدیہ صوبہ اُڑیسہ سے بے پناہ محبت و قربت تھی اور صوبہ اُڑیسہ کا ہر فرد یہی محسوس کرتا تھا کہ آپ اُس سے ہی سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تقسیم ملک کے معًا بعد بحیثیت ناظر دعوۃ و تبلیغ، ناظر اعلیٰ و نمائندہ خاندان سیدنا حضرت مسیح موعودؑ تبلیغی، تربیتی اور انتظامی راہنمائی کے خاطر تقریبًا ایک درجن بار تفصیلی دورہ فرمایا آپ بلا لحاظ بڑے چھوٹے، مرد خاتون تمام سے محبت و شفقت بھری نظروں سے فرداً فرداً ملتے اور ان کے دکھوں، دردوں و مشکلات میں راہنمائی فرماتے رہتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد بھارت کی بکھری ہوئی جماعتوں میں سے صوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کو منظّم کرنے و مرکزی قادیان سے وابستہ رکھنے کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ آپ نے ناظر دعوۃ و تبلیغ کی حیثیت سے صوبہ اُڑیسہ کی پیشتر مساجد و مشن کا سنگ بنیاد و افتتاح فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں آپ نے مباحلہ کے نتیجہ میں سورو جیسی مخلص اور پُر جوش جماعت کا قیام، صوبہ کا واحد تحریری مناظرہ بمقام بھدرک، جلسہ سالانہ کیرنگ کی بنیاد کے سلسلہ میں مناسب راہنمائی و حوصلہ افزائی، حصول پلاٹ مسجد احمدیہ بھونیشور اور اس کا افتتاح نیز خریداری کٹک مشن اور اس کا افتتاح جیسی عظیم کارنامے ہیں۔

بحیثیت ناظر و دعوۃ و تبلیغ بارہا صوبہ کے سابق گورنر صاحبان وزیر اعلیٰ و دیگر وزراء و اعلیٰ سرکاری حکمران سے ملنے اور انہیں تبلیغی خطوط لکھنے، قرآن مجید و دیگر کتب سلسلہ دینے وغیرہ کے سلسلہ میں جماعتی وفود کی قیادت قابل ستائش تھیں جس وجہ سے حکومتی سطح پر صوبہ کی جماعتوں کا وقار، شہرت بلند سے بلند تر ہوائی نیز آپ کی عزت و احترام کے لئے حکومت نے آپ کو State Guest کا درجہ دے رکھا تھا۔ آپ بیحد ہمدرد، ہر دلعزیز اور بارُعب شخصیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں لطیف مزاج کا پہلو تھا جس وجہ سے ہر مجلس کو گُلزار بنا دیتے تھے۔ شکار اور پکنک کے پروگراموں سے بھی دلچسپی تھی جب بھی صوبہ کا دورہ ہوتا آپ ایسے شوقین افراد کے ہمراہ پروگرام تشکیل دیتے اور شامل ہوتے۔ صوبہ میں ۱۹۹۹ء میں آئے قیامت خیز طوفان سے متاثر مصیبت زدگان، کیا احمدی کیا غیر احمدی و غیر مسلم آپ نے براہ راست اپنی نگرانی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی ارشادات کی تعمیل میں فوری موثر قدم اُٹھایا مرکز قادیان سے فوری جائزہ اور امداد کے خاطر نمائندگان بھجوائے و مصیبت زدگان کی بار بار خبر گیری لیتے رہے جس کو احباب کبھی بھی بھول نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ غیر معمولی انتظامی صلاحیت بھی دے رکھی تھی۔ ہم نے بار بار آپ میں خلافت احمدیہ سے بے انتہاء محبت، عقیدت کا پہلو نمایاں طور پر دیکھا۔

ہم افراد جماعت احمدیہ صوبہ اُڑیسہ اپنے اس محبوب و شفیق راہنما کی اندوہناک وفات پر نہایت مغموم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر دائمی برکات و انوار کی بارش برسائے و اعلیٰ علیین میں آپ کو درجہ رفیعہ عطا فرمائے اور ہمسب کو صبر و جمیل عطا فرماوے۔ آمین

منجانب مجلس انصار اللہ اڑیسہ

حضرت میاں صاحب کی وفات پر بہت دکھ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خاندان کا یہ نافع وجود پورے ہندوستان کی تمام ذیلی تنظیموں کی مناسب رہنمائی کرتا رہا۔ آپ کی وفات سے بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے۔ آپ نے پورے ہندوستان کے احمدیوں کو جس پیار و محبت و شفقت سے نوازا ہے آئندہ نسلیں اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب صاحبزادہ حضرت میاں صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور آپ کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

منجانب جماعت احمدیہ تامل ناڈو سا ؤتھ زون

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت قادیان کی رحلت سے ہم سب افراد جماعت بہت غمگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند کرے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

کی کی گئی تھی لیکن بیٹی پیدا ہوئی اور پھر بیٹا پیدا ہوا تو اس کی وفات ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے ہزار مرتبہ سمجھایا کہ پیشگوئی میں کب ذکر تھا کہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوگا بلکہ فرمایا کہ مَیں نے تو اس کیلئے نَو سال کا عرصہ مقرر کیا ہے اور پھر حضرت مصلح موعود کی پیدائش کے بعد بھی لیکھرام کی طرح حضور علیہ السلام کی اولاد کا مذاق اُڑاتا رہا لیکن ثناء اللہ امرتسری نے 1914ء میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم فرزند کو تاجِ خلافت سے نوازا اور اُس نے قرآن مجید کی معارف کے وہ دریا بہائے کہ ثناء اللہ امرتسری اور اس کے حواریوں کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہوگیا۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار ''زمیندار'' نے ایک وقت جماعت احمدیہ کے مخالفین کو یہ چیلنج کرتے ہوئے لکھا کہ:-

''تم اور تمہارے لگے بندھے قیامت تک مرزا محمود کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم تمہارے پاس کیا ہے۔؟

علاوہ اس کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نرینہ اولاد یہاں تک کہ آپ کی دونوں بیٹیوں نے اسلام کی ایسی علمی اور انتظامی خدمات سرانجام دیں کہ ثناء اللہ اور اس کے حواری اس کے گواہ بن گئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دوصد سے زائد کتب لکھیں اور اسلام کی تائید میں ایسے ایسے لیکچر دیئے کہ علمی دنیا کیلئے آج بھی وہ بُنیادی راہنمائی ہیں۔ ثناء اللہ نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ثناء اللہ نے یہ بھی دیکھا کہ اس کا اپنا اکلوتا بیٹا اس کی زندگی میں اس کے مشن کو چلانے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا اور ہجرت کے وقت وہ اکلوتا بیٹا بھی اس کو داغِ مُفارِقَت دے کر کسمپرسی کی حالت میں چھوڑ گیا۔

دوسری طرف ثناء اللہ نے یہ بھی دیکھا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وہ بیٹا جس پر بچپن میں وہ حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے جھٹلانے کی خاطر مذاق کیا کرتا تھا تقسیم ملک کے وقت نہ صرف خود محفوظ رہا بلکہ اپنی ساری جماعت کو بلکہ غیر از جماعت افراد اور پریشان حال مستورات کو بھی امن و عافیت کے سایہ تلے نہایت خوش اسلوبی سے ہجرت کروا کر قادیان اور اُس کے مضافات سے لے گیا۔ ثناء اللہ کا بیٹا تو خود بھی محفوظ نہ رہ سکا لیکن مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے نے ایسے ہولناک حالات میں کئی روز تک ہزاروں محتاجوں کیلئے کھانے پینے اور رہنے کا سامان مہیا کیا۔ جی ہاں یہ سب ثناء اللہ کی آنکھوں نے دیکھا اور وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان صداقت کا گواہ بنا اور اس طرح خدا نے اس کو عبرت وحسرت کا نشان بناتے ہوئے اس کے یہ الفاظ پورے کئے کہ:

''کوئی ایسا نشان دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا عبرت حاصل کریں گے۔''

اتنا ہی نہیں ثناء اللہ امرتسری نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے یورپ کے دل لنڈن میں 1924ء میں پہلی مسجد بنائی۔ مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ تبلیغ کیلئے بھجوایا۔ 1923ء میں تحریک شدھی کا منہ توڑ جواب دیا۔ دیوبند کے علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ 1931ء میں مولانا رحمت علی صاحب کو جاوا، مولانا جلال الدین صاحب شمس کو فلسطین میں بھجوایا۔ 1935ء میں ہانگ کانگ اور سنگاپور میں اسلامی مرکز قائم کئے۔ 1936ء میں ارجنٹائن میں احمدیہ مشن قائم کیا۔ 1937ء میں سیرالیون میں مشن کی بنیاد رکھی۔ 1943ء میں لیگوس نائیجیریا میں احمدیہ سنٹر کا قیام کیا اور پھر 1944ء میں خدائی منشاء کے مطابق مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ 1945ء میں 22 واقفین کو مختلف بیرون ممالک میں بھجوایا۔ 1946ء میں سوئزرلینڈ میں مشن قائم ہوا اور 1947ء میں نہایت کامیابی سے ربوہ پاکستان میں مضبوط احمدیہ سنٹر خرید کر وہاں سے دنیا بھر میں اسلامی خدمات سرانجام دیں۔

جی ہاں یہ سب ثناء اللہ امرتسری نے اپنی حسرت بھری آنکھوں سے دیکھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تمام نشانات کی صداقت کا مشاہدہ کر کے اور ایک عبرتناک زندگی گزار کر اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار۔ (منیر احمد خادم)

بقیہ مضمون از صفحہ 10

بڑھ بڑھ کے دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے۔'' (اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

قرآن کریم کو پڑھنے والے مگر اس پاک تعلیمات پر عمل نہ کرنے والے لوگوں کی مثال اس طرح پر دی گئی ہے چنانچہ تذکرۃ الاولیاء میں خواجہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے کہ ''تم سے پہلے آسمانی کتابوں کی ایسی وقعت تھی کہ لوگ اپنی راتیں اُن کے معانی پر غور وفکر کرنے میں گذار دیتے تھے اور دن میں اس پر عمل پیرا ہو جاتے تھے۔ لیکن تم نے اپنی کتاب پر زیر وزبر تو لگا لئے مگر عمل ترک کر کے آسائش دنیا میں گرفتار ہو گئے۔''

ہم اپنے ایمان کے دعوے میں سچے ہیں یا جھوٹے یا پھر ہمارا ایمان خالص ہے یا باطل اس پر سب سے بڑھ کر گواہ ہماری عملی حالت ہے۔ ہماری عملی حالت سے اور ایمان کی حقیقت سے بے شک کچھ دیر کے لئے لوگوں کو تو دھوکہ لگ سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ہم ایک لحہ کے لئے بھی قطعاً دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ (سورۃ الملک:۱۵) یعنی کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جس نے پیدا کیا ہو وہی اندر کے حال نہ جانے، حالانکہ وہ مخفی سے مخفی رازوں کا واقف اور بہت خبردار ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ''تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔'' (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پیاری جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سو ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے تصنعات سے اپنے آپ کو بچاویں اور اللہ کے بتائے ہوئے راہ اور سنتِ نبویؐ پر محکم قدم رکھ کر چلیں تا منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے اُن کو کوئی روک حائل نہ ہو اور یہ چندروزہ زندگی رائیگاں نہ جاوے جو آخرت میں سخت ندامت ذلت اور حسرت کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ محض ابتغاء لمرضات اللہ کی غرض سے راہ مستقیم پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ جاویں اور تخلیق انسانی کے اصل مدعا کو پورا کریں۔ (ملفوظات جلد ۶)

☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد — شہروز — مسرور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 31 May 2007 | Issue No. 22

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام امن کانفرنس کا انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت اور خطاب

ممبران ہاؤس آف لارڈز۔ممبران پارلیمنٹ۔میئرز۔کونسلر، چرچ ممبران کی شرکت

۲۴؍مارچ ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ بیت الفتوح میں ایک امن کانفرنس (Peace Conference) کا انعقاد ہوا جس میں قریباً پانچ سو افراد نے شرکت کی جن میں سے قریباً تین صد غیر از جماعت مہمان تھے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یوکے) نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے جماعت جو کام کر رہی ہے اس کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔اس کے بعد مسٹر بروس کینٹ (Mr. Bruce Kent) نے خطاب کیا اور ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں انسانیت کا دشمن قرار دیا۔اس کے بعد پٹنی ایریا کی ایم پی جسٹین گریننگ (Justine Greening) اور مورڈن کی ایم پی سوبیان میک ڈونا (Siobhain McDonagh) نے خطاب کیا اور دونوں نے معاشرتی امن کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔

اس تقریب میں جناب لارڈ ایوبری (Lord Avebury) نے تمام حاضرین سے حضور انور کا تعارف کرواتے ہوئے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا بہت ہی اچھے انداز میں ذکر کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی امن کانفرنس کا انعقاد جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے اور اس قسم کے پروگرام قومی اور بین الاقوامی امن کو فروغ دیتے ہیں۔انہوں نے پاکستان اور دوسری جگہوں پر احمدیوں کے خلاف ہونے والے مظالم کا بھی مختصراً ذکر کیا۔

حضور اقدس کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پیشتر اس کے کہ مَیں اپنے موضوع کی طرف آؤں۔مَیں لارڈ ایوبری (Lord Avebury) کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔شاید کسی کو خیال آئے کہ ایک ایسا شخص جو کہ جماعت احمدیہ کا رکن نہیں ہے وہ جماعت کے سربراہ کو کیسے متعارف کروا رہا ہے؟ مگر حقیقت یہ ہے کہ میں انہیں اپنوں ہی میں سے سمجھتا ہوں۔حضور نے فرمایا کہ دنیا سے امن دُور ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر سے ایمان اُٹھ رہا ہے۔ تہذیب دوبارہ جہالت کی طرف لوٹ رہی ہے۔اُسے جانوروں کا تو بہت درد ہے، اُن کے لئے تو علاج ڈھونڈا جا رہا ہے مگر خود اپنی حالت یہ ہے کہ انسان بھوکا مر رہا ہے اور حکومتیں ایک دوسرے کو تباہ کر کے سیاسی اور اقتصادی مقاصد حاصل کر رہی ہیں اور اُن کی امن کی مزعومہ جنگ میں غریب پس رہا ہے۔ان کے غیظ و غضب میں معصوم جانیں گولیوں کا نشانہ بن رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کل بعض لوگ اس بات کے لئے مذہب کو قصوروار ٹھہراتے ہیں کہ مذہب نے دنیا میں تفرقہ ڈالا ہے۔حضور نے فرمایا کہ یہ خدا اور مذہب کے ساتھ عجیب اور بھونڈا مذاق ہے۔حقیقت یہ ہے کہ تاریخ میں آج تک کسی پیغمبر نے خدا کے نام پر قتل و غارت گری نہیں کی۔حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو افضل المخلوقات بنایا اور سوجھ بوجھ عطا کی اور علم کو وسیع کرنے کی نصیحت کی، اخلاق بلند کرنے کی طاقت، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے سربسجود ہونے اور اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق دی۔وہ مالک ہے، وہ پاک ہے، وہ امن بخشتا ہے۔وہ طاقتور ہے، وہ عظیم ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کی طرف منسوب ہونے والے اس کے نام پر امن برباد کریں۔اللہ تعالیٰ امن کو برباد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ کا بنیادی اصول ہی محبت اور امن ہے اور اسی کی وہ تعلیم دیتی ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ دنیا میں انصاف کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے مگر اُسی وقت جبکہ کمزور سے کمزور انسان کو بھی یہ احساس ہو کہ اُس نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اُس کے احکامات پر چلنا ہے اور پھر ایسے افراد مجموعی رنگ میں یہ کوشش کریں کہ انہوں نے تمام کرّہ ارض میں امن قائم کرنا ہے۔لیکن اگر انسان اپنے ذاتی فوائد اور ذاتی حقوق حاصل کرنے اور دوسرے کے حقوق چھیننے میں کوشاں رہے گا تو وہ امن کو کبھی بھی قائم نہیں کر سکے گا۔اس لئے ضروری ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس کی رضا حاصل کریں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہوں اور پھر تمام افراد مل کر عدل اور امن پیدا کریں۔ان اصولوں پر عمل نہ کرکے ہی لیگ آف نیشنز ختم ہوئی اور یو این او بھی اسی سمت رواں ہے اور اس کی دیواریں بھی ہلتی نظر آ رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت تک امن ایک خواب رہے گا۔ جب تک ہر ملک اپنے حقوق کو دوسرے کے حقوق پر ترجیح دیتا رہے گا۔ یہ خواب صرف اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے مگر تمام حقائق کو جاننے کے باوجود انسان نے آنکھ بند کر رکھی ہے۔آنکھ بند کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔اس لئے میری آپ سے التجا ہے کہ اپنے نفس کو ٹٹولیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کو دیکھیں۔ہم اپنی آئندہ نسلوں کو اپنی غلطیوں کے نتیجے میں مفلوج اور معذور نہ بنائیں۔ضروری ہے کہ ہم آج امن قائم کریں اور آنے والی نسل کو معذور زندگی سے نجات دلوائیں۔ ہم انہیں اندھیرے اور گہرے کھڈ میں گرنے سے بچائیں۔ یہ خود غرضی کی انتہا ہوگی کہ جھوٹی عزت کی خاطر یا عارضی نفع کے لئے ہم اپنی نئی پود کا مستقبل تباہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کو تمام مہمانوں نے بہت پسند کیا اور لارڈ ایوبری نے بعد میں حضور کے خطاب کے بارے میں یہ بھی کہا کہ یہ خطاب اتنا اہم ہے کہ اسے تو اقوام متحدہ میں پڑھا جانا چاہئے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امن کانفرنس بہت کامیاب رہی۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

(رپورٹ : بشیر احمد اختر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ)(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۸؍مئی ۲۰۰۷ء)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ:۔116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔

مجلس مشاورت : نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ہفتہ قرآن کے متعلق ایک ضروری اعلان

اُمراء کرام، صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان سے گذارش ہے کہ مرکزی اعلان کے ماتحت یکم جولائی تا سات جولائی ہفتہ قرآنِ مجید کے لئے مقرر ہے اس ہفتہ کو بھرپور طریقہ سے شایان شان طور پر منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اس ہفتہ میں درج ذیل پروگرام بنائیں۔

(۱) ایک ہفتہ تک قرآن مجید کی خوبیوں پر تقاریر کے پروگرام بنائیں جس میں کم از کم ایک دن غیر مسلم افراد کو بھی مدعو کریں۔

(۲) تقاریب آمین کا انعقاد کریں۔

(۳) تعلیم القرآن کمیٹیاں فعال ہو کر تمام ہفتہ تلاوت قرآن مجید اور دیگر پروگراموں کے جائزے لیتی رہیں۔

(۴) قرآن مجید کی عظمت اور اس کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کے متعلق اپنے اردگرد کے اخبارات میں مضامین شائع کرائیں۔

(۵) جو دوست انصار، خدام اور لجنہ میں سے قرآن پڑھنا نہیں جانتے کوشش کر کے اس ہفتہ ان کا آغاز کرائیں۔

ان جملہ اُمور کی ہفتہ قرآن کے بعد رپورٹ بھجوائیں۔جزاکم اللہ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)